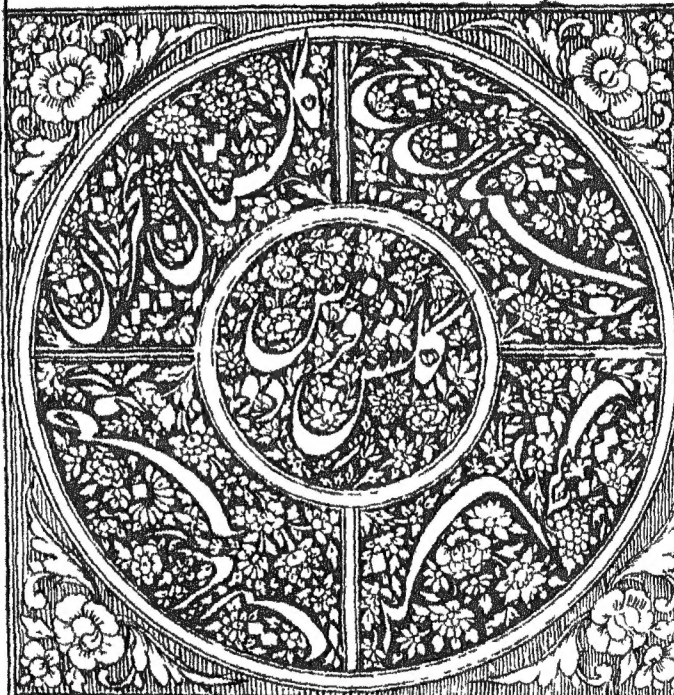




# فیض الہی و جہان صالح زمینان

بیچ رسائل نظم بذکر ولادت و بعثت و شفاعت حضرت نیر الورا علیہ الصلوٰۃ الثناء غنی



تصنیف شمس اللسان عجا ربیان آفت بہ نور خفی و جلی مولوی حکیم مصدوم علی فتح پوری

## مطبع الفضل المطابع محمد علی نقی طبع



# یہ گلازیر خزان صبح نام اسکا ہی بستان صبح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وار سے علم و ادب

و علیٰ آلہ و صحابہ

بہیجی ہوں نبی پہ اپنی درود

بعد حمد و ثنائی رب دو

## تہنید و تهنیل میلاد شریف

رنگ بدلا جو باغ عالم کا  
کیا بھرت ہی باغوں گران  
بلبلین بین چمک ہیں سحر  
خاک زہری تو ذرہ ہی سحر  
نور ایمان کا سرفراز  
رعب ہی کسکے آمد آمد کا  
متزلزل جو قصر کسرا ہے  
خشک لب کیوں بیکرا وہ  
نغمہ زن کیوں طلیح جنت میں  
کہول در نامی جنت لمارا  
کہیں بیا کہیں ہوس تبارق  
کہول دی چشمہ ہا کی کوثر کو  
کر رہا ہی اداسی رسم سر

کسکے آمد کی چل گئی یہ بوا  
گل نرگس کا دیدہ چرخ  
قرنوں کی حسرت کو گو  
ہی جہان شک گلشن جاوید  
ظلمت کفر ہی جہان سی دور  
ہی سبب کیا سرور بچید کا  
کچھ یہ کہتا نہیں سبب کیا ہی  
سوج زن وادی سما وہ ہے  
کیوں کہلی آج باب جنت میں  
کیوں یہ رخصت آنکھ آج حکم ہوا  
سرفراز ہو دی فرش بارون  
کردی آرمستہ ہر اک گہر کو  
کیوں افسانہ کی ہا ہی صورت

سرفراز ہی جو شوق صیل علا  
دہن غنچہ پرہ ماہی درود  
آپ کو منتظر متا ہی  
رنگ تازہ بدل کی نکلا ہے  
ہو گیا خوش سحر جنت کا  
آتش گرم سسر دپائی ہی  
دل لہزتی ہیں جزائی کے  
اگل آتشکد و نہیں سردی کیوں  
سجھ کیوں گرم رجم شیطان ہیں  
چار جانب خوشی کا ہی چرا  
نہرو نہیں نور کی ہون خوار  
لمنی پائی نہ نہر شہد و لب  
واکر ہیں سب در پیجہ جنت

کسکے آمد کا غفلت ہی  
ہی ہر اک شاخ نخل سحر دور  
سر و آواز دسرا و بھاتا ہی  
شاہد کل فی شہادت بدلا  
عام ہی سب پر آج طاعت  
نظر و نہیں سحر کی روانی ہی  
ہیں یہ آثار کسکی آئی کے  
اہل خدا کی لہجہ ہی کیوں  
کیوں ہی جان سب نشان ہیں  
کسکے آنے کا ہی سرور  
کردی آرمستہ مکان ساگر  
ہوں تکلف کان جو جنت  
کہیں جنت کی لہجہ ہی

کیوں میں چورچی شکہ ملک کینسی آفت ہی جان شیطانی اہل خذلان پخت خوارچی برگ پر گل زبان حدیث ہے ہی تجلی کا سطر منبہ نور کچر زمین میں آیت تاب ہی آج پادشاہ نکاح لطف بند ہی آج کسکے باعث سی فیض عام ہی غم دلوسی جو سبک دور ہی آج جسپہ تہا اس جہان کا دارم انیا جسکے تہی بجان شتاف جس ہی کون دکا کی رونق ہے یا جسکی ہی ہر کام کی ساتہ نقدیر ب سلازلہ بطحا جسکے خاطر سامہوی افلاک جس ہی سب خلق کو حیات ہے جسپہ جان بچ بچ رہے حق سی جو ہمو سنجشہ اینکا قادر خلق باہدی والوں قبلاہ اہل ارض و اہل فلک صلوات الہ ہر دم باد ذکر کا اوکی سبب یہ سامان ہر طرف فیض رحمت حق ہے مفضل پاک ذکر حضرت ہے اقتدا لہ کیا ہی شان و شکوہ	دور کی تی میں کیوں میں کب آج کیوں چورچی خاک لبر کلمہ حق زبان پجاری ہے آج توحید کی وہ کثرت ہے چار جانب ہی ہی غماں نور نزدہ مجھتہ آفتاب ہی آج دل کھارے نگرند ہے آج کسکے آمد کا اہتمام ہی یہ کسکے میلاد کا سور ہی آج کروش چرخ تہی ریل ہنہا جسکے آیت کا تہا جہان شتاف جس سے دونو جہا کی رونق ہے نام جسکا ہی حق کی نام کی ساتہ آتی نوح خوان ما او ہے جسکا القاب ہی شہر لولاک کشتی نوح کو نجات ہے جسکے آمد سچ فی کہہ ہے جس ہی عالم نجات اینکا شاہ لولاک ماخلقت الاکون خواجہ برون انس حور و ملک بر محمد و آلہ الاحباب بام و در پر ہی رحمت نزل اکی ذکر کی یہ رونق ہے عروش و کرسی کی سہن جنت ہے قدسی حاضرین یان گرو گرو	چاند خند میں میں آج ہی کیا کسکے آمد کا ہی یہ سب سامان ظلمت کفر ملو گئے مفقود ہر گیا ہے کہ از زمین نور صحیح گلزار رشک لہین ہے کسکے اعجاز کا ہی فیض ملا بارش ابر رحمت حق ہے باغ عالم میں کون آتا ہے باری باعث کہلاست کا نہ فلک جسکی جستجو میں تہہ جس سے عالم کا تار و پود ہوا نام جسکا ہی محسب صادق شافع حشر و پیشوا سی جہان جوازل سی ہی پیشوا سبکا واسطہ او سکے نام کا جو رہا باغ اسلام کی ہی جس سی مولد پاک ہی عرب جسکا شاہ ہر دو جہان امیر عرب پادشاہ رسل شہ بطحا فخر آدم محمد عرش ہے او کی میلاد کا سامان ہی آج ذکر حضرت کا عین ایمان ہے جلوہ اہر طرف ہی نور خدا شامیانہ ہی عرش رحیل نور کی لوسی دل ہی ہین پنا	جو پانہور ہی ہین سبز لولا سرگون بت تو نگدہ بران نور وحدت ہر آب و جو وحدہ لاشریک لہ گوید شعور نخل گلشن ہے جانور میں قیش کے گویا خامین گل کی رنگ رونق ہے دل جہد لا نہیں سہا چنن ہی سی کی دلاوت کا اور ملک جسکی آرزو میں تہہ جس ہی سب خلق کا جو رہا سپہ انداز ہی عاشق قبلاہ دین و کعبہ ایمان جواہر تک ہی تغہ سبکا میلو کی آدم کی سبب خطا جس فی ماخلق کی گل آ ہی شفع الامم لقب جسکا ہی رسول خدا ہی پاک لقب سرور انبیا رسول خدا نکی و ہاشمی و مطلقہ و کچھو کچھ نما زبان ہی آج میں ہی خرقہ کا سامان ہے صلی یارب کی آہی صلا ورش پر فرش ہی پر چل نکبت خند سی ہی ہین پنا
--	--	--	---

نور کی لوسی دل ہی ہین پنا

نور کی لوسی دل ہی ہین پنا

اور ملائک ہیں طرقت کو گویا کوئی پرستار و کوئی سلام پہر زمین رنگ کوہ طور ہی آج و مبدع برتری جاتی ہیں جنت اوسنی راضی بہت ہی غفور نور دنیا ہی اپنی محفل میں ہی عیان او سپہ جنت غفا چرخ چارم پہ سطح ہی سج پانی منبرہ اوسنی ہی علاج سنی ہیں گوشن لئی تھی تفریح کرتا ہی یون سوی مدینہ خطا مرتبے برہل حسد ہم نہ میٹھی میٹھی نکالے کیا تھن صفحہ پر خامہ کر رہا ہی جو سجڑا تو کٹ ل و جان ہے مہون ثنا خوان سید فخر جسمین مہر ذکر سید لولاک اور میلاد مصطفیٰ کا ذکر جسمین حمت خدا کی نازل ہو یعنی غسوب ہو سوتی حضرت یا کوئی نرم خواہ کوئی مکان بسکی تعظیم فرض ہی ہم پر ذکر انکار و ادب کی ساتھ اور کلام آپ کا ملوک کلام با طہارت بعد ادب بیٹھو	حامل عرش ہستم ہیں بیان بیٹھے ہیں سج کاسی طاف علم ہر طرف مرجا کا شور ہی آج آب پرستی ہیں جو سلاوت ذکر میلاد ہی ہیں جو مسرود یا حضرت ہی متصل ل میں اسی خوشامع خوان کا غور و قور نیرب نہر ہی اسطرح وہ سج قبلہ دین کا ہی ثنا خوان آج دیکھتی ہیں اوسنی بعد توفیر اوٹھ گیا ہی جو سامنی سی سما سلام آمد ہم جو اجم وہ مرجبا ہی طبیعت موزون ولین ہی فکر نعت لب پر درو ذکر حضرت متاع ایمان ہے مرجبا میری طالع بیدار کیا بیان ہوئی فخر محفل پاک یا کہ ہووی وہاں خدا کا ذکر غیرت خلد کیون نہ محفل ہو ہووی جس شی کو آپ نسبت یا کلام شریف خواہ بیان خواہ عمارہ ہو خواہ ہو چادر کر تعظیم انکی سب کی ساتھ ہیں جناب رسول شاہ امام نرم اقدس میں اکی چپ بیٹھو	منظر نور و قدس منزل ہے با ادب ہیں ملائک ایک طرف با ادب سن ہی ہیں کر پوئل لب پہ سبکی درو و جارحی ہے وقتہ نصیت کو دہوتی ہیں سی فرشتوں کا ہر طرف ہی درو رنگ جنت غریبانہ ہے جسبہ مدحت گر میر ہے اور ملک گرد و مودہ جنبان چشم حمت سی شاہ بندہ نور یاں ثنا خوان کی کا پستی ہیں ہم اننا الفوز والفلاح لہ یک یک علیک از تو صد سلام فیض روح القدس مدو پر ولین اک جوش ہی محبت کا خیر عقبہ تو زینت دنیا برستی جاتی ہی توت ایمان جس جگہ ہووی ذکر حضرت کا سور و رحمت خدا ہی گہر علماء سب ہیں متفق اس پر خواہ کوئی حدیث خواہ کتاب یا کہ ہووی لباس یا سواک یا دا و سکو کر و تعظیم سنگہ اونکاسی سلیمان گمراہ ذکر آئی نہ وان ابانت کا	اللہ اللہ طرفہ محفل ہے ایک جانب ہی انبیاء کی کوئی کرتا نہیں کلا فحول ابر رحمت کی آبیاری ہے جو جنت سی مٹی روتی ہیں متصل برستی جاتی ہیں درو سربہ رحمت کا شامیانہ روکش آسمان یزیر ہے سربہ ہی ظل حمت زبیر جوش افست ہی جی جی ہیں جو مسرور سید عالم یا نبی اللہ اک ام علیک بس بود جاہ و حمت زار خامہ مدحت گر میر ہے ولولہ ہی جوشہ کی بخت کا ہی بیان ولادت ہوا حال میلاد کر رہا ہوں بیا علمانی ہی اسطرح سی کہا منظر نور کبریا ہی وہ گہر لکھتی ہیں اسطرح پہل پہل جیسے اولاد پاک اصحاب خواہ فطین خواہ مہر پاک جسمین ہو نسبت سول کی ہم اونکی تو ہیں کفر ہی بند جس کان میں ہو ذکر حضرت
---	---	--	---



چہو رو کر شراب و ذکر طعام کار عصبی بناؤ مان اگر اسمین تمت خدا کی نازل ہی سکے احوال مولد والا ہوئی دنیا میں پر بلا سی بجا	چکی چکی پر ہو درود و سلام باتین کر لیا کہ میں جا جا کر سید الانبیاء کی محفل ہے جو کہری رسم تہنیت کو ادا اور عقیقی میں رفعت درجہ	کر و بیجا نہ ذکر محفل میں جاسی تعظیم اور سرت ہی بزم میلاد و ذکر حضرت ہی بزم میلاد سی جو ہیں سرور اوس سی خوشنود ہون دل خدا یہ خوشی را لگان نہیں بخدا	کچھ تو خوف خدا کر دل میں بزم میلاد و ذکر حضرت ہی سب غم و درد او کی ہو گئی اجرا و سکھ ملکا روز جزا کیا نہیں ہو لب کا حال شا
قصہ آزاد کردن بولوب ٹو سیہ کنیر خود را بخوشی میلاد شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم			
علما کا ہی اس طرح بیان ہر طرف یہ خبر ہوئی مشہور شرف اوسک خدائی ہی دیا بہانی جواب کی ہیں عہد کل کہلا آپ کی گہرائی میں یہ دیش پای و چشمت جا وہ کرسی فرق امر باطل حق پای آدم کی طبع غوث و شان ما کہ خبر و کل کیسے آتے سکے ایسا ہوا وہ خرم و شان اسی خوشا اسکی نعت کی ادا چہرہ کیا اوسکی سرچسب ادبا جسکے کہیں نزول تمت گوہرین ہو جسکی گہرا حبیب مدنی دیما نے دیکھے سب یہ نیرنگی نہایت تجھے توفیق ہمیں یہ پاتے توئی ثابت قدم کیا ہو کہیں کس منہ سی تیرا شکر ادا	جبکہ مکہ میں با صدف شمشان نور حق نے کیا ہی آج ظہور دودہ اوسکا حضور نے ہی پایا او کو بخشا خدا نے پارہ ماہ ایسا لڑکا نہیں زمانی میں کر سی اقبال خدا اوسکو الہ منصف شمس کی دوی رونق مثل ادریس ہو بلند مکان اسکو ختم الہیل کرے آتے افشانی میں اوسی کیا آزاد آپ کے نام پہ ہوئی آزاد آپ سی پہر گیارہ آخر کام کیا غضب ہی لڑا و غیبت ہو وہ جنم کو جامی و انجیب بصد ہی رومی و درگشت دہر عبرت کا کارخانہ ہے یعنی راہ نجات دکھلائے تو نے خیر الامم کیا ہو خواب میں تھی لب لباب و دانش مول کر توش خدا جہم و جواب	بادشاہ رسل ہو ہی پیدا جو ٹو سیہ بولوب کی کنیر روز میلاد سید والا پسر نامور ہو اپیدا ہی صدا تہنیت کی آج بلند ہی براہیم کا وہ چشم و چراغ کس کو کہنے میں یہ بلا منصب اوس سی قرون ہوشان بطنی خروہ یہ بولوب فی جبکہ سنا اوسکی طالع کی یاد ہی دیکھو دیکھنا بولوب کی تہر قسم ہی جہان کا رخا نہ عبرت باغ و بوسر جسکی گہر میں ہوں مخز سہا جہ و انصاف سب تو آ کی ہوں کل سول شکر سی شکار بخدا ہی جہان توئی روشن کیا چراغ حقین دل کیا توئی طالع انوار تو نے یہ لب لباب و دانش مول کر توش خدا جہم و جواب	آئی دنیا میں سید والا تھی بہت باشعور و باتینیر بولوب کو یہ اوسنی خروہ دیا طرفہ لہر لفظ ہو اپیدا لو مبارک ہو مکہ کو یہ فرزند اوسے چولا رہی خلیل کا باغ ہو ٹیس قریش و میر عرب یہ بھی مثل خلیل ہو ہی بجا اوسکو بی انتہا سرور ہوا اوسے لطیف میرے دیکھو جب نبوت کی خلق میں تھی ہی یہ قصہ فسانہ عبرت چہو کر اسکو وہ مقرب ہو اور کتے میں بولوب ہو خوا ہو ہی انھیں کا بولوب نزل توئی دسی ہو کو توئی پان تجھے ہو کوئی یہ دولت و نعل بدلی انکار سکے یا ادا تو نے یہ دیکھا محمد کا

اگر گویا اس جہانسی جہالت خواب میں ایک شخص نے دیکھا اور ہر سو ہی شعلہ نارسے نہ امان ملتی ہی نہ جاسی قرار اوسپہ دوزخ ملی ہوا زندگی بدلی دوزخ کی جلد میں جاتا پر کیا دوسرا یہ اوس سوال سی بیان اسطرح حال مرا جس میں پیدا ہوئی رسول خدا سی غنیمت بھی دہیو شریف وہی دن اور وہی سہو ہی ان اجرا کا نیکار رب غفور جس میں ہی وہ دم نزول ملک خود قدم رنجہ کرتی ہیں حضرت لومبارک ہو مولد اقدس اک روایت بیان کروں کہ	ہی لکھا بولہب اجد حضرت قہر دوزخ میں جبکہ وہ ٹھہرا طوق دوزخ و ذلت و حوار دور قی چاریمت سی ہی نہ کی نہ یقین رسول کی تصدیق گرین ایمان رسول پر لانا کہ چکا بولہب جو سب چال بولہب لی یہ روکی اوس کی پر جب آتا ہی یوم مولد کا ہوئی اوس دن ہی محبت جلوہ گر کہ یا کافو سی یان سی محبت تم جو کرتی ہو سیر ہی زمین اس مکان کی نشانی کہ وہ ہوتا ہی روکش جنت بن گئی کام سب ہمار ہی شکستی ل میں تانہ آتی مگر	اور سید کی جہان سینی تبا جو کہ اس تی نار میں پھنچا بولانند ابرامولن دوزخ کا پرتی ہن کر زقشیں سپر یہ نتیجہ ملے مجھے اوسکا بہن وی سی ہی یہ غذالیم نار یہ محبت نور ہو جاتے تو فی تحفیت ہی کہی پائے ایک دم ہی نہیں ہوتی جدا کر دیا تھا تو یہ کو آزاو وہی میلاد مصطفیٰ ہے یہ جبکہ راحت ملی اویست جس میں لاتی ہن انبیا شریف ہو جان ذکر مولد شہ دین خود جو شریف لائیں شاہ نام جب قدم رنجہ آپ و ہن	اندر اصل درستان ہی سید اور ابراہیم پھنچا پوچھا مرنیکی بعد کیا گذرا اک صیبت سی جہان خطیر شکر اور کفر حکم ہی ہوا شرک کی میں آپ کی تحفیم ساری آفت یہ دور ہو جا جنب سی تقدیر تجھ کو ان لا بیج و تکلیف شدت ادا ہوئی جس میں دوزخ نہ شاد موندہ لوطی کی جاسی یہ وہی دن کو اس مرتبہ سی یہ وہ نرم اور ذکر شریف اہل اسلام لائیں آپ یقین غیرت خلد کیوں ہو وہ مقام کیون غم سی سخت ہوا
---	---	---	---

قصہ تاجر بغدادی محفل شریف میلاد و تحیر ہو دو گفتگو می نشست در بارہ محفل فیض بنیاد

راوی خوش بیان خوش آئین عالم باعمل بفضل و سیر ایک تاجر تھا ساکن بغداد صاحب خیر و باعش حسنا تھا کہی طاعت خدا کرتا شغل اوسکا تھا ذکر و خدمت کا نکد دنیا نہ عاقبت کا غم رہتا تھا غمظ وہ نیک انجام	بصفات علوم دین و صفات لکھتے ہیں یون حکایت مولد نیک کردار و عارف ذرا میہاں پر ورا و پر تکلیف کہی ہوئی ادا خدا کی نماز آپ کا ذکر بندگی اوسکی غق تھا آپ کی محبت میں جب یہ ماہ مبارک آتا تھا	شیخ ذی منزلت جلال لیل اور نقد راوی حدیث و خبر مالدار و تو نگر و جواد مقبل و متقی و خوش وقت اور کہی ذکر و طاعت کرتا تھا بجا عاشق رسول خدا عاشق ذکر و سب عالم کہیں مولد کی آئین پر آیا	بسی طوطی شہیر اور معروف جسکے راوی ثقات ہیں سجد حق شناس و خیر و عابد جمع دنیا کی سادہ رکھتا دین کہی حضرت کی سادہ راز دنیا آپ کا نام زندگی اوسکی تھا یہ اوس با خدا کی عادت پر تو پھولا نہیں سماتا تھا
--	---	---	--

ل. وجان سی وہ مرد با ایمان	کر تا بزم رسول کا سامان	بہترین محفل میلاد	کر تا تھا اہتمام حدیسی زیار
لبین خورش زری بچھا تھا	شمع کا نور کو جلاتا تھا	آئی والو نیکر کی زر کو تھا	اپنی انگلیں بچھا تا وہ بنیاد
کبھی ہلکے سی جھٹا تا وہ خاک	یعنی یان ہو گا ذکر سی پاک	پتی نیل مر ام و کسب ثواب	جمع ہو تی تھی با وضو احباب
ذکر موتا تھا آپ کا جسم	پر مہنی والیکی چومتا تھا دم	تھا تا وہ بدھم و غلاش تھا	بر محکمہ والاصلوست
جس قدر پاس ہوتا مال و زر	بانٹ دیتا تھا نام حضرت پر	تھا وہ خرچ آپ کی ولادت کا	بس ہی نفع تھا تجارت کا
اوسکا جسم سایہ اک یہودی تھا	حال سب اوسکا دیکھتا تھا	اوسکی مٹیالی اور سوز و گداز	اوسکا محفل میں خلعت میں نیا
سب فضل تھا اوسکی دلچسپا	رہتا تھا دیکھ دیکھ کر حیران	اوسکی عورت فی ایک دن بچھا	اس مسلما کو ہو گیا سی کیا
گہ میں کیوں اسکی موتی سی محفل	موتا بچھین کیوں ہی اسکا دل	کبھی فستا ہی گاہ روتا ہی	کیوں بی بی اختیار ہوتا ہی
گھر میں موتی سی ہلکے کپڑے	پر یہ دیکھا نہیں ہی امر عیب	شاوی و غم سی کی موتا	یوں نہیں کوئی جان بچھا
موتا کس شخص کا ہی افسانہ	جس پر تاجر ہی ایسا دیوانہ	سن چکا جب کلام عورت کا	اوس یہو بچھی اوس ہی بچھا
اسطرح میں فی ہی حال نشا	تھی ہی انکی سید بطحا	ہیں وہ بار بار بیا کریم	ہی جناب محمد اوسکا نام
کرتی ہیں آج اوسکا ذکر خوب	بس سی بات کا ہی سب یہ	سن لیا جب ان ہوو حال	متعجب ہوئی وہ بولیں کہاں
مشرق شاہان یہو دور عالم منام بزیارت جمال جهان اسی خدیو زمین و زمان خاتم پیغمبر ان صلی اللہ علیہ وسلم			
جب وہ خوش ہو ہوئی چیمین	رات کو سو کئی نصف زمین	انگہ بند اور دین دل و	سو تی ہی اوسکا بچھا تھا
واہ کیا رات تھی وہ صلی علی	پر ضیا صورت شب اسر	رات تھی وہ بزم صبح بیا	نقد خوابیدہ عدل تھا بیدار
نور ہتاب پر تھا جوش صفا	ساری عالم میں تھا دھوا	طبا نیکہ حل رہی تھی ہوا	دین غنچہ تھی خوشی سی دا
تھا کچا بہر وید بانی باغ	چشم ز کس میں سرمہ مارغ	ہر روش پر تباہ تو ہوتا	جس طرح سی رہ ان ہوو حال
نور سی عرصہ جهان روشن	صحیح عالم تھا و ادھی امین	نور افشان ثوابت و ستار	رات تھی یا کہ طلوع انوار
سور سی تھی زن نجستہ صفا	ناگمان خواب میں نہ کیا کمال	ہر طرف ہی شعاع نور بہم	کہ سی غیرت وہ یا ضل
لیلا القدر کی طرح یک	سجدہ کرتی ہیں کہ کی بازم	آمد آمد کی ہی کیسکے و موم	گہ میں ہی وکی نہ نیو بچھا
درو دیوار سب ہیں سرسبز	ہر طرف پڑھ ہی ہیں لوگوں کو	نقو خلعتی بسی ہیں شام	گہ میں پہلی ہی بوی شکام
ملک انگہ کو کو وہ زن خوشخو	ملکی حیرت سی دیکھنے ہر شو	ناگمان سوئی صحن کی نظر	دیکھتی کیا ہی وہ ستودہ سر
کہ مجموع کیے ہیں یہ درون	پچ میں ایک شخص عالیشان	آفتاب سپر جاہ و جلال	تیر برج اعتدال و کمال
سہ سی سنے ماقہ ہم سر نو	چہ غیت وہ تھکے طور	ہو کی جہان لیا یونی الہ	کیست این چہ جمال و جلال
با ادب ہو کی بولا ایک جوان	شہر کردن جناب ش مکان	شاہ کو زمین و ستار	حد والا سی حضرت حسین

نور ہتاب پر تھا جوش صفا



سورانیہ حبیب خدا	شائع عاصیان برادر خا	زنگے بوی گل نبوت ہی	ردنی روضہ رسالت ہی
بحر لولاک کا یہ گوہر ہے	چرخ ماناغ کا یہ تیر ہے	باعث خلقت وجود جهان	علت غائی زمین و زمان
ہی یہ رتبہ یہ اقتدار کا	قاب تو میں ہی تمام کا	جب سنا اوسنی نام حضرت کا	ہو کی چین بولی صل علی
انگبین ملتیں وہ ایک بار ہو	نام حضرت کالی پکار ہو	نام لیکر کیا جو اوسنی خطاب	آئی لیک کی صدای جواب
ایسی میں بندہ پرور کی بنا	ہنسکے پر بولی سید مختار	کیون تردد ہوا تجھی اسدم	کہہ کہنا ہو بیان گہری میں تم
من چکی جب میر جت کلام	آئی نزدیک تہ نیک بجا	پہلی دست شہ اسم چوسے	جہک کی پھر کی قدم چوسے
ردنی تدبیر کر کی بولی	گرہ پر چر کی پر ہوئی وہ شا	کتبہ دین کا کر چکی جو طواف	بولی نوڈر کیا ہو قعود و راح
اب لڑتا ہی جسم زار مرا	کیسی بھی میں میں فی جرم خطا	بدی آغاز اور بد انجام	کفر اور شرک سی تباہ کلام
ہنیں حضرت سی ہی پڑ پڑ	کیدہ کجگو حضور سی ہی تما	ہو نہیں جنت سی تہ مساب	ہی یہ لوڈی گناہ کما بہت
سبب سکا نہیں ہی کو ملتا	جو عداوت ہو آپ ہی کو تبا	اوسہ اسد رجہ ہو کہم کی گاہ	لایق تشریف اوسکی گہر شاہ
باعث اسکا شہاب کی گھر	لوڈی صدیقی کی سبب کیا	کیون کہلی بھی چشم رمت	آج لوڈی یہ کیا غنا بہت

بواب دادن قبلہ عالم سید اولاد آدم صلی اللہ علیہ وسلم از سوالات یہودیہ و بیان فرمودن حضرت  
بیان مبارک شرف بزم میلادہ شرف شہنشاہ ماجرہ بین سعادت برکت قدم والای آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

جب کلام زمین پر ہو سنا	لب بچنا ہو سے پہر وا	قبلہ دین فی یون کیا اشار	غم کہنا تجھ کوئی کر کہنا اشار
کو تو کو دینکی ایسی تیر پر	عفو و جانیگی تیری تقصیر	اور جو آیکایان سبب دھما	فی میں و سکا ہو ہی تھی کو کشتا
یہ جو ناجہ ہی دیکھ بنا	کہ میں جمل تہی فعل میلاد	باجہ استغفہ و نیک سیر	تیری لہ سی ملا ہی جسکا گھر
یاد ہو ہی سے آہنہ	ذکر کرتا ہی یہ ارشام دھو	بندہ برکزیہ غفنا	جان دل سی ہمارا عاشق آ
تھی پیا اوسکی گہر ہو دیم	آج محفل ہی بقصد نسیم	تہا ملا لک اوسکی گہر میں رو	بادوب پڑہ رہا تھا جو پڑو
رحمت حق تھی متصل ازل	روکش باغ خلد تھی محفل	بزم تھی یہ می ولایت کی	اوسنی اس بات کی سرست کی
ہم خلوت دل و سکا بچتی ہیں	اوسکی تعظیم اور وہ حسن اوب	ہو کی خشنود اوس ہی ہم اکثر	چلی آتی ہیں آپا اوسکی گہر
ذکر ہم پسند کرتی ہیں	اوسکا تہ لببت برکتی ہیں	اوسپہ ہم ہیچے دین صحت حق	اوسکی محفل کو دیتی ہیں وقت
تجکا و اسات میں تہا کو کلا	ہو کی حیران کیوتی تھی ہا	اسکا ہی ذکر سکی ہی محفل	اور ان باتوں سی ہی کیا حاصل
تیری میر تہ تیری لگا بنا	اور یہ ہو دی سی وہ تیری گفتا	تیری شہ لیش در وہ تیرا مال	ہی عیان مجھ سبب بوجہ کمال
اب کجای تا وہ تیرا شک	آئی ہم اس لی تیری گہر تک	دیکہ ماجر کی اتوغرت و شاک	دیکہ فی اوسکی ثروت لیان
تو جت بند فکر میں ہی	دیکہ اب اوسکی بزم کی تو قہر	حق سی ہم اوسکو بخشا تو میں	دیکہ ہم اوسکی گہر میں آئی میں

منحصر گریاهی ایک تاجر پر ہوئی پابند جو محبت کا جواب سی کر لگا ذکر مرا بر دست مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لازم کر فتن بنیاد محفل میلاد شریف را بر ذمہ خود ہوا	جسکو محبتی خلوص ہو گیا تین ہو مری شہ بیت کا مسلمان شدن ہو دیر و شوہر شش	جسکو محبتی خدا محبت ہے جسکو محبتی خلوص ہو گا زرا شہ فتن او سکولیک کا یہ بخدا	جسکو انیت یہ سعادت دے اوسے فیض دیگا رب عطا شہ فتن او سکولیک کا یہ بخدا
جب ہوئی قبلہ زمین فرمان آج تاجر کا مچہ احسان ہے بڑی غمت مری زمانہ میں کفر کا رنگ دل سی دور ہوا بسنہ سیرا ہوا ہی شک ظہور دست خدا سی مل جو گیا کہا یہ تو وہ مولائی شادان اوپر ہی چادر اوٹا کی چرسے خواب ووشیت کا وہ لطف سرور بس خوشی سی یہ حال و دنیا وہ یہ وہی جوارو سکا شوہر تما ایمان بالہی کہ کاچہ نقش وہ یہ کفر کی شہاست جی بولی تو ہو جی اسی ہو و لقب تو یہ وہی دایہ میں مسلمان مولی میں جھٹا ہواں سب یہ طریقیان جہنمی کہی ہیں تیری کہہ تیری تو فی بس شاہ کی کرم نیکی ہے آجپہ تمنا نہیں سی لطف و عطا نران و شوہر میں مشورہ یہ ہوا تیر میں حاجت چسب سلامت و در	اوس سی اس طور پر کہ انشان لوٹدی اوسکی بہت ثنا خوان قدم آئی غریب خانی میں اوس میں اب نور کا ظہور ہوا الکھد یا قیچ و لپہ سو رہ نور ہاتہ اور سکا ہوا یہ رجینا اور روانہ ہوئی رسول جہان کلید پرتی اوٹھی وہ دسترس وہی اسلام کا وہ دل میں فتن پانوں رکتی کہیں کہیں پنا شب کو وہ تہا کہیں جدا سوتا نور ایمان کا ہر طرف جلوہ آج کچہ اور ہی طہارت جی آج لازم جی تیکہ میرا ادب تو ہی کا فزین اہل میان ہو مجہد سب حال ہو گیا جی عیا رات مجہدی کر گئی وہ کرم میں ہی اونکی ہیں تیرے دیکھے رات بندہ جی سرفراز ہوا نیر میلاد کیجی اب بر پا ہا کر راضی ہو جی تیری دوز	رو سکے تیرے دیکھے پرتی خیرین اوسکی حاجت سی ہی مری ہوا دو محبتی وہ کفار شیت ہوئی شیعہ ایمان کا داں ہوا شلوات ہاتہ پر ہاتہ رکھیں ہر جہ کہا کلید پرتی کہ کہا خدا ہے گواہ رات اس ذکر میں گئی تھی گدا نور اسلام رخ پہ جلوہ نما یاد اخلاق شاہ میں خرسند کہ چکی جب قضا سی حاجت تو خواب سی اوہی ہوئی ہم شاد طی تو ظلمت کہ دتا کہ سال نہ خدا پاک دال سی یہ پونیا دور رہ محبت سی باقی دعوت نہنسلے بولا وہ مرد خوش حال تو فی جو جاوای شب دیکھا تجہ تہا نہیں جی لطف خدا تو فی باقی جو دولت ایمان خوش یہ کہ سکتی ہو تھی باہم کہہ شے شکایت لہاوا تقصہ کوتاہ سنوت کر سکے	ہو کی صدیقی کہا لاسی شہ دنیا مجھکے حضرت فی سرفراز کیا آج میں قابل بہشت ہوئی آج بالائی طاق جی تواریت لو مسلمان موتی میں اسی مولانا ہیں محمد ہی رسول اللہ چوئی وہ خواب سی ہوئی تیرے اب پشکار اور دل میں باوجود می عافیت سی ست لکھ میں بند میں ہی اگر بعد طہارت وہ کہ میں آیا وہ مرد نیک نما آج ریش جی بام و بیلا آج دنن کا یہ سبب جی کیا میری تیری یہی ہلاسی لیا بت بس ختم نزل باہیو سی بات اس لئے کار فی جی سبب کیا نجاو جی ملک یا جی وہ رہا میں ہی اسلام سی جوا شادان وہ لاشاد کی سائے محبت و غم جمع ہوا بت رسول خدا نیر میلاد وہ جی کرنی لئے

سُن لیا تھی مختبر اسلام یہ تو اپنا بیان بھل سہے ہی بس اس سنا تھی ماحل طول تقریر سی زبان روکے	نرم میلاد کا فیصلہ تمام ذکر حضرت کا اس ہی افضل ہے کوئی حیا نہ سمجھے یہ محفل اشتبہ نہ کی عنان روکے	دیکھی مولد کی تمنی سب بکرت اور کی محفل کو پوچھتے ہو کیا ولین تھا اس ہی کی اور بکرت یاں ہی اب ختم دعا کیجے	ذکر والا کی سن کی کیفیت ذکر جسکا ہو عین ذکر حسد فضل میلاد کا بڑی مضمون بس مسیح آداب عا کیجے
اسی خداوند کار ساز دیکر نقش پر از کار گاہ جان تیری صنای کا ہی سب اثر سبکو تجھی ملی وجود کی راہ	ملک صالح و قدیم و حکیم کاتب نسخہ زمین و زمان نخل میں شاخ شاخ ہیں ہی تیری قدرت پہ تیری صنم گاہ	خیمہ برپا کن سپر بلند توئی برپا کیے یہ نہ خاک تجھی گوہر فی یہ چمک پائی تو نہیں دل غیبان ہے	آسمان ساز اور زمین بنوید خاک کو توئی دی یہ صورت پاک توئی انسان بن دی یہ عنائی مرہم زخم سہ نہ ریشان ہے
سفوت پر ہی تیری سکون روسیہ شرمسار و فقیر بی عیان تیجہ حال دل مولا میری ہر حال ہی ہی تجا خبر	ای مری کار ساز زمین و آسمان روز و شب بندہ حیت ہیں اکبر تیری آگاہی ہوا کہوں میں کیا تیجہ روشن ہی میرا خیر شہر	عوض مطلب میں تین بہت حیران بتلائی ہلائی حیران ہوا میں سزاوار تا تو ہی نور تو حسیم اور گناہگار ہونین	شرم ہی بند ہو ہی ہی زبان پای بند جفا ہی جرم خطا میں گناہگار تو خدا ہی غفور سفوت کا اسید وار ہونین
عفو کر میری جرم رب رحیم اور عاصی کی یہ دعا قبول ولین روشن ہی چراغ یقین باجہ و رخصت ہر ثواب	تو کریم اور تیرا حبیب کریم ہر روح رسول و آل رسول رہی لب پر شنائی قسیدین جتنے حاضر ہیں نرم میں اجا	ہر غم و غم ہی میں پادشہ نجات وی خدا ہو جو عشق پیغمبر ای خدا بہر سید بطحا ختم شدہ السلام والا کریم	بہر آل ہی نیک صفات ہوں روامیری ملک سب جاتا رہوں مدحت گردنا گستر بخشن یا تو سب کی جرم خطا
تمام شد			



<p>او بر زبانسی شکر خدا موی بجز          حلقه بر این شکر خدا موی بجز          و یاسی بر این شکر خدا موی بجز          کثرت میں لاکھ حلقہ کو بجز          خیر اللہ کو وسطہ کو بجز          بیست کا دیش وانی نہ باشد          شاہ سلخی جهان ختم انبیا          و شمع جانفروز شادان کبریا          اور او علی آل او چراغی می          یہ آہ عاشقہ ملی تیرا پیش          نام خدا بار بار کہ موم پر کیا          چہ رسول اللہ علیہ السلام          یہ اپنی زہر پر کوش خلد میں          بسوا و دہ من حق تو عالم          یہ امن و دل حق تو عالم</p>	<p>ماہ صفر می بین پایا بایان          صفت کن فکان خداوند کار          نیک سیل لعل زہر داری دیدان          ذات نبی کو مہر بیکوین کرد          مقبول مار کا ہزار ہا سکتا          مقصود کن رسیدہ عرفان کیا          وہ عند یک شش و فان کیا          تہید بیان میلاد سرور خدا          پیر ولین کاوش نگہ یار سوچ          برلی ہی آج کل حسین کی دوا          دن ال درویش ہم شہر سکنا          پیر ولین ہی جنت سلطان          ہر وقت لب یہ قبا عالم کا نام          طریقیان میں نظر ہی خطہ</p>	<p>اشخ سی کس طرح من شاخ          حاشا کہ محمد صانع قوم ہو سک          کہ جو من میں کو عطا ہو دیر          دانستہ اوس سی کر دیا عالم کا دیر          او آجیت کیا ولعت سید المرسلین          ہر ایک بر کزیدہ حق ہر نام          ہونا نہ وہ نو موتی یہ سرا جو کتا          و د آخر میں سکہ فکلا بای          تہید بیان میلاد سرور خدا          پیر ولین کاوش نگہ یار سوچ          برلی ہی آج کل حسین کی دوا          دن ال درویش ہم شہر سکنا          پیر ولین ہی جنت سلطان          ہر وقت لب یہ قبا عالم کا نام          طریقیان میں نظر ہی خطہ</p>	<p>کس طرح جو خالق اکبر          سو اید ہو شغلہ کی سی          لہذا کو کہی ہی کس شکر          نور محمدی سی دیا خلق کو جو          حرم رسول کو خط کل سید کیا          اومہ ہی ملکی خدمت ائمہ کرام          بی نیت کی باعث ایجاد کائنات          وہ اولین بجا گلستان سرور          رحمت خدا کی اوسیدہ جو جنت          پیر ولین کاوش نگہ یار سوچ          ہر ایک بر کزیدہ حق ہر نام          ہونا نہ وہ نو موتی یہ سرا جو کتا          و د آخر میں سکہ فکلا بای          تہید بیان میلاد سرور خدا          پیر ولین کاوش نگہ یار سوچ          برلی ہی آج کل حسین کی دوا          دن ال درویش ہم شہر سکنا          پیر ولین ہی جنت سلطان          ہر وقت لب یہ قبا عالم کا نام          طریقیان میں نظر ہی خطہ</p>
--	--	--	---





خلقت میں جو سب سے تقدیم  
افضل فی شہادت میں جو سب سے  
اولیٰ ہو گا وہ سرور عالم سبحان  
آدم کی جی خطا و عیب کی معافی  
مولیٰ کی جی خطا و عیب کی معافی  
کیا کیا تمام عطا کی جی معافی  
نابارگاہ قبلہ ہو رہے اسنے  
اندھری غارتہ توفیق جہا  
لیو کر نہ وہ مقام ہو جو انیس  
لیا دیکھیں یہ ذکر عیش کا کیا  
تہہ بول پڑا ہو سہرے کھین  
اوس قبلہ تہہ انیس چہرہ زمین  
روحی فدا کی منہ الطریق  
الفیض جو خزانہ رحمت میں تباہ  
ام اللہ ہی سے شہ کو بخشا قیام کو  
وہ راہی کمال پروردگار کی  
اول وہ یا غفار مولیٰ غلام  
وہ فاتح باد عرش شاہ توحید  
یا زوایس صحبت محبوب کار و کار  
اللہ کی رسول کا وہ اولین  
آوردہ اوپر وہی مل لاچار  
نشاہت یا حضرت فاروقی  
وہین خدا کو قاتل ہی قاتل کرنا  
جو جہاں کمال حیات میں  
خانی تہہ ہی تہہ غایت تہہ

انعام ہی سے جی ہو پہلی ہر  
سختی سے پہلی راہی یون  
تا حشر سب جہاں ہاں کی  
اشیائی کی جی کیا اور کبھی  
کوسوئی لو کہ جی کی دیکھ  
بخشا عا کیو طلی مقصود  
وان کہ خدا کا یان چہرہ  
ہر ذرہ جی دیکھ جی  
نورانی وادی کو کہ کا جی  
عاشق کی جی کی پیر اور  
امدادی ہو جی کی

نہی جی وان طریقی ع  
تادمہ ایشہ نہت عالم  
تختہ وہ لیا خالق کی کو  
زمانی فرج وہین ہو قبول  
غلطت کو اور جی کی  
نشاہت تہہ ایشہ کی  
حشر ملک طلاق جہاں  
سجود جن انیس جی  
یار جرم جی کی  
یاد ہی جی جی  
انامی جی جی

چرخ جی جی جی  
بند کی شہرت ہر  
آخر اوسی جی جی  
لبس خیا جی جی  
اللہ کا حرم شہہ  
سجود جی اور تہہ  
لر و لکی رو جی جی  
یار و شہت جی جی  
سوالہ جی جی  
سجود جی جی  
پروردگار کی جی  
کین جی جی جی  
جی جی جی جی  
نشاہت جی جی  
لر و جی جی جی  
آن جی جی جی  
قطب میں جی جی  
مر آتشنا و جی جی  
قائم جی جی جی  
اسلام جی جی جی  
بیت جی جی جی  
میرا جی جی جی  
خالق فی جی جی  
بلی جی جی جی

چرخ جی جی جی  
بند کی شہرت ہر  
آخر اوسی جی جی  
لبس خیا جی جی  
اللہ کا حرم شہہ  
سجود جی اور تہہ  
لر و لکی رو جی جی  
یار و شہت جی جی  
سوالہ جی جی  
سجود جی جی  
پروردگار کی جی  
کین جی جی جی  
جی جی جی جی  
جی جی جی جی  
نشاہت جی جی  
لر و جی جی جی  
آن جی جی جی  
قطب میں جی جی  
مر آتشنا و جی جی  
قائم جی جی جی  
اسلام جی جی جی  
بیت جی جی جی  
میرا جی جی جی  
خالق فی جی جی  
بلی جی جی جی



یون بران من سیر کشتی بین خبر  
آبیت حدیث سی بی بی مرعوب کیا  
حقا که اصل پاک تداود کائنات کا  
موتا زده جوشتی عالم کا خدا  
جب حال مانت رت کریم ہو  
مرد و مرد و زمین زمان سما ملک  
خشت ترو نبات و جمادات اجال  
کمر خفی تھی فات خداوند در جهان  
پیدا لیا شمش کون مکان کا نور  
کر تار بطوان ہا یون بر سر نور  
سنگر خطاب حضرت خلاق دہلہ  
پہ صانع قدیم کو جب بیان کیا  
ہر خیزی ایک خیزی ہو کنی عیا  
جزو ہم جو ہم خالق سی بچ رہا  
القصد حکم حق سی جبر و جبر  
تو بوسی خاک طاہر و پر نور و نصیب  
اوسجا کو خاک گاہ شد و سرا علی باب  
جوان ان ذکر سید لولا کہ ہو گیا  
اب محسنی نور دیدہ آدم بنائنگی  
القصد لیکل خاک صفا کو جبریل  
آب طہور کو تر و تسنیم و تسلیل  
اطباق آسمان زمین میں پرتی تو  
یہ اصل پاک جبر و زوری حیات سی  
نشانہ نور لزل و شمع و دیا

بیان آغاز طہور نور و اوال سرور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
پہلے جو جسے خلق ہوا تو تھا  
باعث تداود ہی کی جو دہشت  
ماتا کہ کسی لوح کو جو بھی پر تھا  
کہ طہری فوج نہ فوج عظیم ہو  
آب ہوا و آری جانا ج راو ملک  
دیای اخضر فلک بستی ہا  
منظور یون ہوا اگر کسی عیا  
تاوانت و احوال کا عالم میں چلو  
پہ یون ہوا خطا کی عیال ہو  
سویسین جب کیا ہو فوجی شہرین  
ایک جبر و انی نو ہی کو بنایا  
کسی عیش لوح و قلم کشتن چنان  
تھا اوسکی باقی کہنی سی چکا عیا  
بکر مونی بساطتہ بابت نناک  
لاجل بر طینت سلطان انبیا  
یہ فخر خاک پاک سی کرنی لایا  
سینہ زین کا مثل صدف حال گیا  
اب محسنی فخر و دو عالم بنائنگی  
پہ چوخی بزرعش خداوند عیال  
لی آئی خلد سی پی تخمیر خیریل  
اپیش پیش و کی سنا دینی آتی  
یہ طینت رسول شفیع العبادت  
سعیاب باز گاہ ازل تیر و جی

تھا وہ ازل ہی شمس علی تپناک  
سی تلام قدم کا وہی موج لہون  
موتا کہ خلیل میں ہ فو فیض  
المنقہ وہ تیر نور خدای پاک  
طلح محرو عالم ظلمات اور نور  
کریسی و عیش لوح و قلم جنتی  
بست کیا بلو شویات کا خیال  
جب نو پاکی ات قہمی کیا  
تو نشان کیا بائیکا ہلا نکلہ ہے  
ساجد رہا وہ ایک برس حق بڑ  
اوس جو شہر پری حق جونی نظر  
وہ وہ دلا کہ در و ز چھبیا  
یعنی کہ اوس سے روح سول جان  
پہوچا حکم روح میں کو جلد  
روح الامین حکم خداوند و لہون  
کای ارض بر طینت سلطان  
فروش ہو کہ ہی ہی ہی ہی  
تہا فحسی میں تو بسط خطیاب  
کا نور و شک خشت و دوس لنگی  
ہو کہ طینت تادیس بن چکی  
دیکھو طینت شد عالم پناہی  
یہ تیر فلک ہی ہی کو کتب میں  
المنقہ ورا کی اوسی عیش و جنت

نور سول پاک ہی شمس سی شمس  
تھی سی تداود آیت انجیل  
وہ ہی تہا جیکہ اور جہا ہی طینت  
ہوئی کہ کسی آتش نور و لاند  
رہی تہا جلی ذاتی سی تپناک  
سقف سما و سر و طہری تھو  
ایک سی نو پاکی سی ہی طینت  
پہلے جمع خلق سی کنی ہا  
ہر طوان و شس تقریب ہوا  
سجدہ جاری شک کا کا نور  
تھی لب شکر خالق الکر کی  
روح ہو گیا و جنتی سی  
نور خلی سی خیرین میں خلق  
قربان جسے جسم بران و جان  
اور کو فحسی ترب سی طہری  
اسوئی نیانی بصیرت نور و لہون  
خاک طہری طلب کی سی حلال  
بیتی ہی جی خاک سی طہری  
وان عیش کہ ہا تہا کہ تہی  
آب و قہا میں مسکولیا طہری  
سر ملا کہ فی اوسجا کو جبریل  
دیکھو یہ درج کو نور لای  
مشہور اولین ہی تو کہ اور  
لکا و بصیرت تہا شمس

ع  
نور سول پاک ہی شمس سی شمس  
تھی سی تداود آیت انجیل  
وہ ہی تہا جیکہ اور جہا ہی طینت  
ہوئی کہ کسی آتش نور و لاند  
رہی تہا جلی ذاتی سی تپناک  
سقف سما و سر و طہری تھو  
ایک سی نو پاکی سی ہی طینت  
پہلے جمع خلق سی کنی ہا  
ہر طوان و شس تقریب ہوا  
سجدہ جاری شک کا کا نور  
تھی لب شکر خالق الکر کی  
روح ہو گیا و جنتی سی  
نور خلی سی خیرین میں خلق  
قربان جسے جسم بران و جان  
اور کو فحسی ترب سی طہری  
اسوئی نیانی بصیرت نور و لہون  
خاک طہری طلب کی سی حلال  
بیتی ہی جی خاک سی طہری  
وان عیش کہ ہا تہا کہ تہی  
آب و قہا میں مسکولیا طہری  
سر ملا کہ فی اوسجا کو جبریل  
دیکھو یہ درج کو نور لای  
مشہور اولین ہی تو کہ اور  
لکا و بصیرت تہا شمس

آب طہور کو تر و تسنیم و تسلیل  
اطباق آسمان زمین میں پرتی تو  
یہ اصل پاک جبر و زوری حیات سی  
نشانہ نور لزل و شمع و دیا



او دیکه منی سی نوح کی معلوم یہ ہوا  
جب عیسیٰ طلبے سناستہ ہوا  
تبی غیب طلبی بری نیک شمس  
او ان سبب این جمال ہی عبد اللہ  
رخ ہما کہ جلوہ کاہ خیر طیل تھا  
خوشہ وہی اور حسن میں ہی طیل  
جد بلوغ کو جو وہ پہنچا انور  
جس کا طع ارض پہ جا کی تھا  
عبد اللہ کیانہ کی کہ تی خود یان  
بلکہ میں میری سانی لای کا  
ہیں کسی فیض کی سیب تا جاوگر  
جب انسی تین گد تار ہون گئی  
خلی کا تیر صلب ہی ہ سید با  
القصبہ جب ہوا وہ لیاقت میں  
شامان ہر خوشنارانی بایب  
جب عیسیٰ طلبی ہوئی اس میں جد  
تاریخ نمک روز ہما یون تھا جب ہم  
نہ فامکہ اور سران تریش سب  
لکھا ہی جیلہ ہم عوسی ہوئی ادا  
وہ نو ہما جو خفاقت دم ہی ما  
اچھا یہ جام خستہ شام کہ بر ملا  
خستہ میں تھی تین کر شمس آمل  
ابلیہ کو کی کی دشتی نمک  
سرمیت ناما یان سازن پیش تھی  
یونہی نہی جلاوہ دی سارہ تیر

دو چہ گے دشمن او سکی لطیفانی بلا  
دل ہلکسا سرور ہو خوش گیا  
انکار حال سیدنا عبد اللہ ابن عبد المطلب  
یوسف کی طرح جان پہ تیار چہین  
چہرہ ہما انکو فر باغ طیل تھا  
ابن طیل ہی رہ حق میں جہ  
وہ حسن ترہ کیا کہ ہوا شہر جان  
فی اختیار وان ہی کلمتی ہی وضعا  
ہو ہما ہون سکوا دی ہی بون  
وہ نور شل بر کی جاما ہی ہون  
زیر وخت خنک کلک ہون  
فی شاخ ولی شکوفہ دی برک  
ہی جو تمام خلق کی سیاد کا سب

آئی جو خواب میں میں ہیں اہم ہوا  
نورما دیکھ میں گم لکھا ہی ہوا  
انکار حال سیدنا عبد اللہ ابن عبد المطلب  
خوش و خوش حال خوش اسکو خوش  
فرزند ہما کہ شمع شبتان طلب  
اوس حسن پر جو نور رسول گیا  
تاماں ہما او سکی چہر ہی نور مصطفیٰ  
اسی سج نوریزہ کو زمین السلام  
اک نور میری شبت ہی ہوا جلوہ  
پہر تاجی چٹان ہی ہا بون  
جیتا ہی نہی نت لی محبت ہی  
جب عیسیٰ طلبی سنی سب ادا  
اک نور تین حامل افضل کیا  
کمال حاج عبد اللہ با جناب منہ خاتون کو فیت حمل  
اب سلی ہم جان ہی طلب  
بانوی نیل سہ شاکرہ زکا  
او تھی کمال پر نور شید ہی  
وفق و اسی نرم عوسی سی کیا  
داخل ہوئی مسا و جیت شادان  
مابی ہوا انامکی مطا جیتا سب  
ارام میں امل فلک اہل سپ  
تہا شہمت ہی ملغا شوہر جا  
صہرہ او سکی سیدہ حکا کاک  
نورما آئی آرمہ میں کہ ایو ایک  
پہر تیر ہی ہستی میں اسیرا

دین جنت پہیلی گام عالم میں  
آاسی کون ہر میں رنجی و لک  
مٹی دی خدا کی پر نوسی ہی  
خوشیدر و دما با لقا تھا وہ کل  
تیا تھا کہ یوسف کنعان طلب  
پر کیا ہون کیسا طیف میں گیا  
عالم تھا او سکی غوث تویر خدا  
اسی والدہ ہفتہ دایر السلام  
بنات شعل چہرہ آاسی فرق  
فی الغور میری شبت میں جان ہوا  
یتا ہی پر شکوہ در سہرہ یاد  
فرزند ہی کہا کہ سن ہی ما جیتا  
اب نورہ خدا فی تمجی عطا  
فلا و سکی ازود و اچ لای لای  
یوسف کی طلبی و سکی نیا بک  
یعنی خباب منہ خاتون کا دعا  
لوب ہا ایک ہی شہر چکنا تھا  
او عقد او سکا آرمہ خاتون ہی  
معہ طع جو شہر میں آرمہ  
توہا آرمہ سبب میں جو عیسیٰ تھا  
سرخ تھی لای میں ہی طلب  
اوسری لکھ لای ہی سبت تھا  
تیا ہی عیسیٰ ہوا ہا کاک  
تہا لای آرمہ میں کہ ایو ایک  
دینی لای اشارت نہ لکھا

یوسف کی طلبی و سکی نیا بک  
یعنی خباب منہ خاتون کا دعا  
لوب ہا ایک ہی شہر چکنا تھا  
او عقد او سکا آرمہ خاتون ہی  
معہ طع جو شہر میں آرمہ  
توہا آرمہ سبب میں جو عیسیٰ تھا  
سرخ تھی لای میں ہی طلب  
اوسری لکھ لای ہی سبت تھا  
تیا ہی عیسیٰ ہوا ہا کاک  
تہا لای آرمہ میں کہ ایو ایک  
دینی لای اشارت نہ لکھا





اتنی میں مجھ سے نور خدا کا مہر طبع	اور نقاب پر جل کی کیا طمع	صل علی کا شور میں ہی مویا	اتنی ناز خاک کی کہ ہلا و حیا
اب سید نام کا ذکر مہر ہے	تعظیم کا مقام ہی اور سنا ہو	پیدا ہوئی خدیوین شاہ دوسرا	سلطان ہر دو کو کون شہنشاہ دنیا
پیدا ہوئی رسول میں سید نام	محبوب کبریا و نبی درو	پیدا ہوا وہ راہبہ بطحی	سہی جو وجود عالم ایجاد کا سب
پیدا ہوا وہ رہبر دین سید سل	ہی جو ازل ہی علت ایجاد پر	پیدا ہوا وہ راحت بان تیرہ	نورین کی وجود پہلی ہی جنت کا
پیدا ہوا سپہ نبوت کا آفتاب	پیدا ہوئی جہان میں سول ملک شاہ	پیدا ہوئی شفیع امم باو سیل	نور باد نوح و ملائک شمس و قمر
پیدا ہوا مہر عرب و غیرہ وحی	شاہد زما نہ و عالم کا مقتدا	پیدا ہوئی امیر عرب سرور عجم	پیدا ہوئی حبیب خدا سید عالم
لکھا ہی ہوا نبی کی جب تہ نام	نشر لاف لائی باغ جہان میں باج	اتنی ہی پہلی ہی پڑ خالق کیا داد	رہی جہاں پاک پید ہر نبیوں کا
بندہ بنوین خدا کا وہ وجود ہی	روایت دیگر		جس میں بھی سول کیا اونہی کیا
یون حضرت خضیقا و شادابی	اوس کا حضوریت چاہتی ہیں	پیدا ہوئی جو قبلہ دین چاہیاد نو	نور خدا کی خلق میں جہم لیلہ
دیکھا کہ پہلی جہاں ہی سہی شادابی	نور میں کی سہی پتہ ہوا پتہ	جنت میں لے لے لے لے لے لے لے	دیکھو کون معنی پتہ پتہ کیا
دیکھا نو پہلے کلے توجہ لے لے لے	اور بعد اوسل آپ کی پڑ لے لے	چاہا جو پتہ لے لے لے لے لے	دیکھو کون معنی پتہ پتہ کیا
ایسی پاک غسل عقیقہ و سبابت	روایت دیگر		پتہ پتہ ہی سہی پتہ پتہ کیا
آپ کی پتہ پتہ ہی سہی پتہ کیا	دنیا میں جب حضور کی پتہ کیا	فی القومین تمھیں ظانی پتہ کیا	پتہ پتہ ہی سہی پتہ پتہ کیا
اک آفتاب نور کا تار دوسرا ہی	تہی تہی کی پتہ پتہ کیا	اور میں ایک شخص سہی پتہ کیا	پتہ پتہ ہی سہی پتہ پتہ کیا
اور پتہ میں ہنسی کی دیکھل باو	پانی ہوا ایک آفتاب کی پتہ کیا	نہلا کی جب سوان میں گویا	پتہ پتہ ہی سہی پتہ پتہ کیا
کس کو قیام پاک میں اوس سب کی پتہ	پتہ پتہ کی پتہ پتہ کیا	اور تیرا ایک پتہ پتہ کیا	پتہ پتہ ہی سہی پتہ پتہ کیا
غائب ہوا آفتاب سہی نور خدا	اور سہی آسمان ہی لیکر پتہ کیا	اتنی ہی چار سہی سنا دیکر پتہ کیا	پتہ پتہ ہی سہی پتہ پتہ کیا
مہتمم خاک ملک و سکول اور جگہ	تاجون ملک کی پتہ پتہ کیا	لاو ہی حضور خالق کی پتہ کیا	پتہ پتہ ہی سہی پتہ پتہ کیا
اور کی سبابت و صفت اوی	اور تہ کی پتہ پتہ کیا	رحمت ہی و سہی پتہ کیا	پتہ پتہ ہی سہی پتہ پتہ کیا
یہ سبکتے بتاتے یہ سہی پتہ کیا	داوود کا جو پتہ پتہ کیا	سہی کی کلام و سہی پتہ کیا	پتہ پتہ ہی سہی پتہ پتہ کیا
پتہ پتہ کی پتہ پتہ کیا	پتہ پتہ کی پتہ پتہ کیا	جب کہ لے لے لے لے لے لے	پتہ پتہ ہی سہی پتہ پتہ کیا
تو میں طواف کعبہ میں شہر کیا	اور نقاب وقت سہی عہد ہوا	کیا پتہ پتہ کیا	پتہ پتہ ہی سہی پتہ پتہ کیا
اور یوں کہہ کہ رب محمد پتہ کیا	خالی ہوا ہونسی میں لے لے	حیرت میں لے لے لے لے	پتہ پتہ ہی سہی پتہ پتہ کیا
پتہ پتہ کی پتہ پتہ کیا	اور پتہ کی پتہ پتہ کیا	پتہ پتہ کی پتہ پتہ کیا	پتہ پتہ ہی سہی پتہ پتہ کیا
پتہ پتہ کی پتہ پتہ کیا	پتہ پتہ کی پتہ پتہ کیا	پتہ پتہ کی پتہ پتہ کیا	پتہ پتہ ہی سہی پتہ پتہ کیا

تہا دلولہ جو سید والا کی دیکھا	رو کا بہت گریہ میں دیکھی سی پرکا	پونچا میں گھر تو آئے خاتون کی کیا	وضع محل کی تو جو گناہ اتنا مہرا
من بانی جو بلا دت فرزند کی	اک دلیں جو شہر گیا لہنی لگا مگر	گاہ کے بیٹے آئے خاتون کی کیا	دکھا مہر کی کہاں تھی فرزند لقا
بولی کہ سنائی کی مکان میں لگا	ایسا ہی تیرا روح روان سر جان	اور آ رہی ہی عالم بالاسی نہ	ہمیں تیری سپہ کو کیا کجی اب جا
آئی کوئی قریب اب سکی نہ	کہہ نامت ملکا تمہیں ہر گلین	اسو علی علیہ کہ قری ہیں سپہ	تا سپہ آج بارش حجت ہو سپہ
آج اسکو زبردست چاہت ہو	تو ہی تمام اسکی زیارت کو آئے	ہی عبد ملک بیان میں کہ جس	سنائی بیخبر تو چلا پر لہر بھڑب
پونچا جاؤں تو نہ سہا ہو	غصہ میں ایک شخص ہی طرح کر	بس کہ خیال ہی تاجی کوں	تجملو ابھی سپہ کی زیارت نہیں
اب مرنے کی کلام جو طرح پر	رشتہ ہوا بدین میں ہی ہوش گم	المنحہ کیا جو وہ ہنگام سب گد	مجاہد بخیر مراد اب تیس
نور کو اپنی لیا کو دیوں دیا	لا کر میان کعبہ پر پہن کی دعا	اس میں سے شکر سزا کر دیوں	کیسا یہ بجا و فخر کر دیا عطا
یار بتمہ ہی پشہ اڑتے ہو	کیفیت ارضاع و آملہ حلیہ و برودن اسحضت	دولت تو یہ غیب کی جو کہ مصلحت ہو	تیرے خواب میں سکنا بلان ہو
اب میں ہی غصہ طاس	صلی اللہ علیہ وسلم را جانب طائف برای رخصت	کے کی ناجیہ کی بس کرم ہی ہوا	لازم ہی تیری چالی ضاعت ہی تو
کریا ہی غصہ بیان دہی	ال ہفتہ آپ کی تو پیا والدہ کا	اوتی تھیں دوری زبانی شہر	دولت تو یہ غیب کی جو کہ مصلحت ہو
کوئی میں پر غصہ نہ پڑی	یعنی خواب مضرہ شاہ سلطان	لا کر اونہ میں با میں اپنی شادان	رہتی تھی اوشا دہی ان شیر و
یہ رسم تھا میں سید سہی	اتنا تاجیک وقت بیج و بہار کا	مروحاتی دن جگہ کی ضاعت سب	اطفال جو پیشی ہوتی تھی شہر
دستی نہیں اب نہ ضاعت سکی	پرتی تھیں انکو لکی ہشتادوی	ماتمی تھی اپنی زلوسنی جبا و پڑ	ماو کی طرح رہتی تھیں نرات ہوا
کہتے تھیں انکو کی طرح	را تھی تھی انکو لکی ہشتادوی	لے کی سمیت جگہ چلا دہی دان	لی آتین انکو جانب بطی خشتا
باب کو سپہ رہا اطفال	جو تھی تربیت تھی ہشتادوی	کر تھی ہنگام دوزیا و اوز	تھی قزویت میں دہی زلوسنی
طائف ہی دہی شہر کا و ان	اور ساتھ اولی قوم ہی سعدی	شہر تھا اور ساتھ مری تھی سپہ	میں ہی طبع ملے دینا سولی دان
نہا و ان نوین قوم تھی چال	سب تھی تھی انکو لکی ہشتادوی	تھا اک تھر جو ساتھ دوسرے	اگر ان ہوتی تھی تھیں تھیں
پنا میں یہاں دھوئیں تھی	دو رخ کی طرح عہد عالم تہا	شکل کیلوا زمین لی بمان	اور تھی وطنی لوگ بہت مسرور
تھا اک راز گرس ہو زمین تہا	لی آتے دہی سخت ضعیف تھی	آتی تھی کان میں مری غیب	شہر تہا جگہ کا چلا پنا
اور جہر ساتھ تھی جو لوگ مسرور	البتہ سارے برگین سب تھی	اوسکی سبب ہی خلق کو ٹھیں	عہد تھی جو تھی دہی کیو دیا
اس کی ساتھ مری تو قریب	وقت نزل اور ہنگام تھال	سین کی عورتیں سر مراد کی تمام	دیکھا عجیب نش کو حق فی عطا
تھیں جی سکی دوزخ میں	میں ہی تھی انکو لکی ہشتادوی	بہر قوام ہو کر کہ تہا تہا	بٹی لیں ہی ماورایام فی چیا
ای حذر انان ہی سعدی	دیکھیں سکی کو دین ہی دوسرے	مکب مری سواریکا آتھا	کر تھیں دھوکہ دہی میں اتھا
اوین تو اس جہت میں	مکب مری سواریکا آتھا		پرو میں کیا باوٹھا تہا دوزخ



القصه لیکن آپ کو با شادی و طرا کتا تھا اسی کریم سر شکر می ترا القصہ شین و زردی میں باقی قسم رخت سفور کو بانگہ مرکب میوہ آئندہ جنت فیروز کو ہر خوشی ایسا ہوا تھا کہ سب کے خوشی دین تین عقب سی بھی تو تین نام اون سب کا کام جو کہ سب لیا مولای سرد کوئی شد آسمان چنا اک غول کا دیو کا وہاں پر بولہ جب خیر ہی تمام موادہ و سفر تین کر بیان جو کہ تین کے تین اور جانور ہی قوم کی سب سے پس بر بیان حکیم کی جو ہر تین الحقہ قصور لی رہی میری گھر ایران برا نکا بنا حضرت کا جلا کہد آتا تھا ہی گھر سے آپ کا فی الغرہ و شاہ و خیاب سی اور دہشتی ہی زمین طبع جا جب ہمیں عری گزرتی تھیں ان ہو گئی بخر ضاعت کی تھیں واقعہ از لطافت بسوی مکہ و لم شدن اسحضرت و مکہ و باز یافتن عہد الطلب اسحضرت اور دادوی تہا ہر سرد ان تھا ان جیسے خیر کا ہی تھا و میں ان ہی کا تان نام ایہ ہر نام ہی زمین کا تھا	شومر کی پائش کی جانب سی تو کیسا یفضل تو فی مجھی کر عطا اور تمام ہی کنار میں ہ کو تیرم حضرت کو لیکر گو دین میں ہی فضا کہ غریب کو گدا گدا ایسا سو ہی شرق جاننا اگلی الکی وہ سب ہی فضا ای بہت بو و دین تمام لی گام مگر کہ سو ہی قوم ہی سحر بیان کہا نہر دینا و برج نبوت کا آفتاب ایمن ہی قریب تو جو می مرقم اور لیکر تین آلو جس وقت اپنی کہ سب ہو گئیں تہا کی کتب سے شیدا تھی میری بھر نیو کی نسبت سے صبر اس کی غذا کو فی او کو ہی نور جمال پاک سی روشن تہا نام ان و دین کی فراغ کا اوقت تہا ہذا اتنی تہا جلا گئی و شتی اسی جلا گرتا تھا پادہ بدین اسطرابی اور مرغ آسمان سی اتی تھی بڑا کیا کیا قصا قوس کی پانی کا روانہ تہا ان حلیہ حدیث جاب خیر الہیہ علیہ السلام و واقعہ از لطافت بسوی مکہ و لم شدن اسحضرت و مکہ و باز یافتن عہد الطلب اسحضرت اور دادوی تہا ہر سرد ان تھا ان جیسے خیر کا ہی تھا و میں ان ہی کا تان نام ایہ ہر نام ہی زمین کا تھا	خوش ہو گیا وہ دیکھی روشی ہوا ابن نقدہ عاصی ہو گیا ہوا سو ہی طبع و انسی و انا فدا طائف کی بہت جگہ رواں فدا تیری میں ہی نسیم کو نہ بہرے پر تہا جس ہی مری و ہوا کا قدم و شوار کا ہی بھی چلنا تہا کہ کا چو سو جہاں ہی خیر و مکر یا نہیں اب بہت بو و دین تمام لی گام اور دین بانگہ ایسی ہو گیا جانا بارادہ عسرا و سب محن چو تہا نام تو کی تہا میں بیان ہم حیرت سی کر ہی تھی ایہ تہا بہر تہا ایجا چو تہا میں کی سب رہی تھی اتان میری گھر تہا جسے چاہتی تہا وہ تہا نہ رہی تہا فرا تہا آپ ہم دین ارام کر گیت موتی حو لفت تھی اور ہر تہا ہم جاتی تھی اگلی وہ گریبان میں ہر پہ لعل تہا کہ طیب کیا انا روانہ تہا ان حلیہ حدیث جاب خیر الہیہ علیہ السلام و واقعہ از لطافت بسوی مکہ و لم شدن اسحضرت و مکہ و باز یافتن عہد الطلب اسحضرت اور دادوی تہا ہر سرد ان تھا ان جیسے خیر کا ہی تھا و میں ان ہی کا تان نام ایہ ہر نام ہی زمین کا تھا	دیکھا ہوا تہا میں آپ ہی کچھ وہ دولت ملی رعای غریبان ہو گئی رخت مجھی بھی سبز خاتون کو مرکب مری سوار کیا پیر یا ہوا چو تین تہا تہا تہا تہا سبز زمین خشک تہا تہا نام خدا تہا ہی کہ ہی تہا ہی بہت پر وادہ و خیر و دین صحرای صحت تہا کیا فدا ہی یہ رضی پاک تہا تہا دین و او گان میں موتی خیر تہا پیشین مری کر بیان تہا تہا کیون ہو ہی میں تو کی سب بیان برکت کا او کی کو تہا تہا عاجت نہیں چاہی ہو گئی موتی خوش تہا و غیب تہا تہا پرتی جو تہا تہا موتی تہا باتین و جی لکائی کی کر تہا تہا احل و اسکی چھو تہا تہا اور لعل و اسکی کر لی گئی تہا اور گزری و ہر تہا تہا چو تہا تہا تہا تہا پیشین تہا تہا تہا شیخ حرم کہہ کو جانب حرم
--	--	--	--

و میں ان ہی کا تان نام  
ایہ ہر نام ہی زمین کا تھا

و میں ان ہی کا تان نام  
ایہ ہر نام ہی زمین کا تھا



ای چلتی کا حضور کی جیت شور و پیشنا حضور کا سبب و یا سبب ای باعث سرور دل دیدہ فقر و احسن تکه اب مرا یوسف تعالا لا یسیر و سیر بودی سدا کیا جا بگوئی در محبت کا جوا استغاثی این غلام یار هر چه بهی مفارقت کی بهت کو بطعی بن آتی میں تو لیا سبب ای اویسی میں دیکھی کی کمی خط حیرت موتی دیدی بنی لگا لگا میر کو طبع کیا و لیدان پاوہ و فی نقش پایا نشان قدم کبتی تی میر گوهر امید کیا دوری بہت ہون عسی لکھ جو وہ صاحب کب است اقبال کیا سرتی ہون لکھ آؤ کہیں سرچشم پوچھ سیک آہ جرمی لکھ کا حال بولاکہ ای حلیمہ سعید کیا انسان میں شعی رخ بیان غم و گہر کی اوس سی شعی لکھ پیر کہی لکھ جہم پیر کہ جلیسی آہ توفی تو بگوہ حال مرا سر سنا ایسی ذباب اسد کا زینت کنا اسد لکھ کا و ناوہ روزگار	لکھ نہیں کیا حلیمہ کی حسرت کا اوسوی جاری لکھ فوسی و دل روح و روان مادر بخداید فقر اوسوی میری گہری مراد لکھ اگہو لکھ نوکر گہری ضیا سیر مرفی سی کم نہیں ہی فرقت کا یعنی خباب مرصعہ شاہ و سرا پر تن صدر کا جو ہوا و اجا تو بندہ بیان سی انکی سنا کہیں کر کی غمت آتی میں ترسی نشتا رخشہ عواذ میں گئی ہوش سیر اگہو فوسی شک جاری ہو گیا گر و حرم بھی نہ غزال حرم ای آسمان تباہیر بخشید کیا بان سی صفی تباہیر اسطوبہ ای کوہ تو نہیں و العلی کیا ز فرم تباہیر ان ہی مرچشم اوسوی کیا کہ لکھ ریت سی کیون و ہی ہی تر تو ہی کہ جوا و شمس کہ ہی حبیب نہ ہوا تم و کر محبت سی حلیمہ لکھ شعی کیا تو سیر سیر نور ظری آہ سرتی تو غم جاہ و عالم سی عبد اللہ حسین کا و فرزند ما تھو سی و فوسین شہرہ اتفاق	روتی نہیں بیکہ و لکھ روتی کبتی نہیں میری زینت غم و دور و کبھی نہیں نہیں ہی فقر نور نظر کا سیر اجل کا سیر ولی لکھ سی مور با ہی سی عاشق سی حال دوری ہو گیا شش سنا حبیب ہوا وہ طبعی لاچار ماہ طلبی کو بدر و غم بول و برانکی محبت حاجت سی کیا کبتی میں ان کوہ را جان پوشیدہ چشم سی جوہر گل سیر دور سی تا نہیں شہ و الال کا بہرمت کبتی پر تی میں غم ای ارض تباہی حرم رشا و ای مر وہ صاحب کم و جوہر ای کعبہ ہی کدہ وہ مرا قبا اوسوی کس سی پوچھو لکھ رو و کبتی ہی پر تی نہیں لکھ بولیں کہ نشان سعید کفشتہ چچر جو کچہ ہوا سوا لکھ کیون اوسوی سی ہی لکھ تو سیر لکھ از کو پچا نشان اکاہ ہو کا خوب مری غم و میں شتا و ہو کی لکھ ہی و لکھ آمار بر گزیدگی و رشتہ و غم	امثال دل باری و رشتہ و غم ای قوت دل و رشتہ و غم شعیر قد اسلمہ کی ہون و غم چشنا اسلمہ کا غم و غم لکھو لکھ ان لکھ میں حلیمہ کی کنان میں جلگی لکھ و غم آمار رشتہ و لکھ میان و غم میرا ہی روانہ ہوئی جان و غم کر کی فراغ آتی ہون و غم مرکب لکھ ہی را کب و غم رخ و راق میں عجب لکھ و غم بہرمت کی حصد و غم وا حسرتا کہی تو کہی و غم سنا کوہان ہی چشم و غم تو ہی تباہیر و غم وی رکن تو تباہیر و غم کیا نہیں لکھ جان و غم اک و و پیر سنا ہی لکھ و غم یہ ماجرای حصد و غم میر کو طبع آہی و غم لکھ و غم و غم میر سی و غم اوس و غم اور و غم چشنا و غم
---	---	--	---

لکھ و غم  
میر کو طبع آہی و غم  
لکھ و غم  
میر سی و غم  
اوس و غم  
اور و غم  
چشنا و غم



میر عرب کی سسک یہ آواز دریا  
 جریابی ماہ مطلبی سولہ سو  
 لاچار ہو کی جب ہر سبک دھرم  
 اتنی رب کا سوا خداوند بنی  
 اک لفظ کن سی کوں کان دیا  
 دریا کی جو جوش میں آئی اگر تیرا  
 شلاقی کی عمارت کی مستجاب  
 ہر وقت میں خلیل کی امداد توئی کر  
 تو ہی فی جنت فیض کرم کیا  
 بار دوم غایت رحمت سی کفر  
 یوں جنسی کر ہی تھی وہ درو کی  
 اور سکا خدا ہی حفظ و ناصر کیا  
 سکر غامی غیب ہوی جمع کوں  
 اتنی قریب اپنی قوم عرب تمام  
 بین گشتیں تیار و طبعی کی ہون بہا  
 سکر فصیح الی آخر کا یہ سب بنا  
 شکر گشتی جہاں گشتن قدس گرو خاک  
 عکس در قسیم سی روشن کیا  
 بنی خباب مضر کو خلعت لبا  
 باز و دم کا حل کیا میں یہ بیان  
 لی آئین اپکو وہ سوی طاقی دیا  
 بس لای سیح تصدیق و ہوجا  
 یہ نظم تو جو مولد قدس میں لکھا  
 راضی ہیں کہ حضور تو راضی ہی خبر

دوری تریش کر کی کیساں چکر  
 ہر سمت کوہ در میں پی تجو پسر  
 جد رسول پاک علی جانب حرم

ہمراہ او کی جانب صحرا روان  
 حل و حرم فرحین ہنسا میں پی  
 بیت خدائیں جا کی زار می اتجا

**مناجات عبد المطلب و حرم کعب**

چاہی تو ایک دم میں دسی ہر کشتی  
 دم میں کرم سی مردہ صد لہری  
 تیری ہی لطف ہی تو میں حاصل ہی  
 نور نظری اور سکو کیا توئی کامیاب  
 گشت خباب زنج کی بدلی توئی کر  
 یعنی احمد عربی سا پس رویا  
 فرما کہاں گیا وہ مرا زار میں پسر  
 ناگاہ آئی باقت غیبی کی پیدا  
 سوسوی تہا نہ سکو لیکھا پس تیرا  
 اور عبد مطلب کی چلی ساتھ باطن  
 پوچھا بہت ادب سی کہ نہ انت غلام  
 میں عبد مطلب کی پس کلاموں کا  
 جد رسول پاک بہت کی شادان  
 بوسہ جین پد کی کما رو خدا کا  
 ماہ عرب کو دخل بیتا شرف کیا  
 مال و زر اور در ہم وینا بنی کیا  
 پید ہی ایک با حلیہ بزم و نشان  
 دو سال او کی گھر میں با پڑا وہ

شغل غبار راہ پیر کی روان ہو  
 لیکن او نہیں ملا کہیں سید عرب  
 رخ کر کی سوی کعبہ یہ کرنی کی  
 بند و لگا اپنی دروہیت میں چاساز  
 محتاج کو امیر غنی کو لکھ کر سے  
 یوسف کا تو ہی چاہہ ملا میں  
 یونس کو توئی بطین سی ہی کی  
 فرمائی توئی آتش نمرود لالہ زار  
 عیسے تری کرم سی ہوا آسمان  
 اب پر میں یہ چون تیرا امیر  
 یارب مرا وہی صفت گم گشت پسر  
 تیرا پسر سحر دست ہی غم کہا  
 بیٹا ہی تیری گہ کا اولا خا کا  
 دیکھا کہ آپ بیٹی ہیں صاحب زار  
 عبد اللہ فوج کا شمع فراوان  
 میں ہون محمد عربی ہاشمی  
 پہنچت ل کو اپنی لیا کو ویران  
 سوی خباب منہ خاتون سی  
 گھر عبد مطلب کا پیرا و گویا  
 اور داسی پیر و نہ بسوی طعن  
 پر لیکے بہر اجازت جد نہ ام  
 لا کر سپر و آئینہ خاتون کو دیا  
 سو قہ کا وقت ہی تجھی کرنا ہو گدا  
 مقبول ہی حضور میں میوشتا  
 ہو جائی قبول اگر انکستی غی

تجربہ میں نہ ہو

**خاتمہ و مناجات**

ہر وقت میر گان میں آتی ہی پیدا  
 کر لی دعا خدا ہی مجھ و فرستی

صل علی کی آتی ہی ہر ت صلی  
 اب یہ کیا ہی مانگ لی جو کچھ ہی عدا





یک کلمه حسن و دو نقشه سی اسرار  
 ہی ترجمہ حلیہ پر موعظہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہم صل علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحابہ وسلم

ترجمہ حدیث شامل نبوی و بریان حلیہ شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بروایت خباب المسلمین  
 امیر المؤمنین ابن رسول رب العالمین سیدنا و مولانا و محمدنا و محمدنا الی محمد بن الحسن علیہ السلام

یا رب مجھی حج صدقہ نظم دیان تشویش ہی کسطح لکھوئے عجب کیا تیرے عالی ہی ہی غلطی شکست برتر نہ کوئیں ہی گری تو خدا محبوب ای کی نہ ہو نہیں سکتی جودل ہی ہفتہ گیسوی سب ہی بلبل کو یہ آشفتنک گل نہ چھپتا آدم کو اسی شوق فی دنیا ملتا اشکال کی کچھ ہی جو ہر نام نہ والا کیا کیا مچن گردش گردن دکھایا کی عرض یہ آدم کی کامیاب آیا اکدم میں ہوا اکر ہم رحمت کا یگانا مولا کی شفاعت میں ہی حکم آیا	ای خالق اکبر می خایکونان خامہ را میت ہی از تابی اسرار محبوب خدا منظر حق آیت رحمت او بعد خدا پر ہی عالم سی شوا نعمت شدہ کوئیں او امانت سکتا جو سر ہی جو سودا زودہ مکتوبی ہی ہر وقت تصور ہی و سی ہی ہی ذوق رخ پر نورنی جنت کوہ پرایا فردوس سی آدم کو پسند الکی دنیا وہ کون تھا جسکو نہ شفاعت کیا ہون غفور ہی بزم ہی سید طبعی آدم کی دین ہوگی سب سے نصیب بشری لکم ہی امت مرحومہ	شیرین سخن دی مجھی ہی بار خدایا مشکل ہی بہت حشت نہ طبعی اپنا تو ایمان ہی کرنا ہفتہ عالم بتا دو جو رہی میں مانی ہی سحر دنیا میں تو رہو لین ہی یاد نہ والا جو ہم ہی سوئے اندھی نام پڑوکی قری کامر سر و شمعین نہیں ہی سن تپی جوا و صاب رخ سید عالم جن روزن مجاہد ہی وہ درگاہ خدایا آخر کو جیاد کیا نام نہ والا محبوب ای کی رہی غت و شکست اس غم کو کہتی ہی شہ شریطی تم لوگ ہو سب خلق ہی ان شفاعت	کر مجھ کو ثنا خوان شدہ شریط طبعی ای ل یہ نعت ہی آسان بچنا کوئیں ہی افضل ہیں اسی ہی فقیہ کم نعمت و کی مرعی ہی کسطح دہ ہر بزم میں ہی ذکر شدہ شریط طبعی جوجان ہی وہ دربان کلفا و کر یاد قد و بوی شدہ عیش نہیں ہو جنت کی فری ہو گئی حضرت نام مقرر ہی کتنی دنوں وہ در بجان سب کچھ ہی کوئیں کی شہ شریط طبعی بس نام کی لیتی ہی مولی جوش میں جی ہی ہی ہون کہتی ہی نام خالق کا نور مدد ہی شہ شریط طبعی
---	--	---	---

ترجمہ حدیث شامل نبوی و بریان حلیہ شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بروایت خباب المسلمین  
 امیر المؤمنین ابن رسول رب العالمین سیدنا و مولانا و محمدنا و محمدنا الی محمد بن الحسن علیہ السلام





نور رخ انور کی سجدے کو چھو پر لاکہ ترقی پر اگر نور قر آستے لکھون جود پاک کی میں نور عالم کر تا ہوں اس جلال کی تفصیل آگاہ شمشاد و خیابان ریاض ازلی تھا بہر تہذیب و آلاکہ سر صمدی تھا تھا افق جو جود کا رخ پاک عالم مضمون پر مضمون فیضان عیان ہو دو ذوق کیا کرتی تھی شام و شب اوس قی مبارک پر گیسوی مسلسل نیچر دل عاشق شیدا نہیں کہتی وہ زنگ لک اک نور کا عالم تھا پیک قرآن ہی اگر نور تو وہ نور کی تھی ابروی مقوس میں تھی حسن نظام اور یحییٰ و ان نو کی اک تھی عطا اچھتم مبارک کا بھی کچھ گٹ کہاں وفاقی بین یوں حلیہ اقدس بین بہت سی مبارک لکھن عین بین تہا مینی اقدس چھب حسن عالم تہا روی مبارک چھاس کا جلہ دشمنس اس غرض ناکی قسم ہے ولنجہم ہی قرآن میں تھائی و زندان اندری انراش حسن شہلا سینہ سی خط موتا کھی تابست تھی خدای الخلق و تدا و شہ عالم	اک شمشہ ہی یہ ماہ شہ پر دم کو نور رخ انور کی ملاحت کو کہاں صفحہ یہ عیان فہم طبع عالم یعنی تہا میا نہ دراز اور نہ کوتاہ قامت تہا کہ سر چمن لم تری تھا گنجینہ اسرار بہان احدی تھا انداز کی سانسہ اوسمیں جو اک تھا ہر شومین قرآن کی تفسیر بیان ہو ہو تا خط بار یک تہا اک سر نہ کسدر لطافت میں تھی شش نہ یا سلسلہ عرش معلیٰ انہیں کہتی گلزار گل اندام و مومن ہی وین اور خط جبین و ان شمس کی تحریر تھی عاشق شیدا کی محراب عباد مانند خطا شاعری تھی وہ گویا گورای دل کی کیا ترک مضمر یعنی شدہ والا تھی ششم نہایت صدقی نہیں لکھن پتہ غزالان حرم انوار رخ پاک ہی اک نور تہا ہم حبط حسی ہواہ کی طراف میں یہ ابرو و مینی ہی ویا لون ظلم ہی تاری تھی جبری مین بجائی و زندان تہا حسن ہم چار دم سی مینی بالا اور گردن اقدس کو یہ فرا کیا تھا ہر عضو بدن حسن ہی بو طہا ہم	اندری تابندگی روی مہر کسطح لکھن عین صفت روی کو موزون تہا عجب قامت سیطان عالم تھی اوسمیں قی سطر کی سحالی عجب سایہ کی مینوی میں ہو تی رفیر پیدا انوار جمال ازلی اوس سی نمود ہو شاعری خلیسی عیان سنبل گلزار سردار دو عالم کی عجب مال تھی جرم انداز سی تربیتی لکھی ہو سی سارک تھی کاکل مشکین فیضان رخ باہ والفجر فیضی رخ انور کی قسم ہی تابان و جبین چاندی پر نور کشا تھی خط شاعری ہی لکھی ہو سی تھی مثل کمان خم و بار یک طول غصہ میں جواتی تھی لکھی حسیٹ پر شیر خدا بن عم سید فضا تھا اوسکی سفید مین سا کی جو عالم توسین ہی اروی مبارک کلمتی ہو تا تہا گمان گرد چہ بلند کا سر قرآن کی طرح نور ہی ہی رخ اقدس اندری طہیر رخ سید لولاک راوی فی لکھاسی کہ وہ جھری ہی و زمان مبارک تھی سب سپین کشا گیا گردن پر نور رسول مدنی تہا سید اقدس کو جو عین و مینو	راوی فی لکھاسی کہ وہ جھری ہی تا تابندگی روی مہر کسطح لکھن عین صفت روی کو موزون تہا عجب قامت سیطان عالم تھی اوسمیں قی سطر کی سحالی عجب سایہ کی مینوی میں ہو تی رفیر پیدا انوار جمال ازلی اوس سی نمود ہو شاعری خلیسی عیان سنبل گلزار سردار دو عالم کی عجب مال تھی جرم انداز سی تربیتی لکھی ہو سی سارک تھی کاکل مشکین فیضان رخ باہ والفجر فیضی رخ انور کی قسم ہی تابان و جبین چاندی پر نور کشا تھی خط شاعری ہی لکھی ہو سی تھی مثل کمان خم و بار یک طول غصہ میں جواتی تھی لکھی حسیٹ پر شیر خدا بن عم سید فضا تھا اوسکی سفید مین سا کی جو عالم توسین ہی اروی مبارک کلمتی ہو تا تہا گمان گرد چہ بلند کا سر قرآن کی طرح نور ہی ہی رخ اقدس اندری طہیر رخ سید لولاک راوی فی لکھاسی کہ وہ جھری ہی و زمان مبارک تھی سب سپین کشا گیا گردن پر نور رسول مدنی تہا سید اقدس کو جو عین و مینو
---	---	--	---







ہی نیست نام نہ نزدیک آسی طبع بلند و فکر والا کیون سرو سی طرز گرم خوشی اشفتہ و مانع کیون ہوا تو کیون نگہ سخن فراموشی ہے دل اجہین ہل ہل ہل ہل کر سنی سی دور رخ و قلم کو وہ خامہ کہ جسکو توئی یا کر وہ خامہ کہ جس سی توئی یا کر جو باعث فخر و اعتدا ہی لکھنا اوس مہ کی ثنا کا کہ آسنا ہی خوش قیاس طوبی گل بانگی خاک ہی او کا جو گل ہو تو ہزار دن ان کا کج تراج کا جہین ہو دو دم بند	اور نعت ہی حرج انسان تو یہ قلم مثنوی و تحفہ کلک شیر علی سا کہنا الصلوہ و السلام زیندہ ہی کب تجھی خوشی حیرت زدہ کیون ہی سر زانو کیون آئی پسند خاشی ہے اجاب یہ منظر ہین کب لی مایہین عرسہ بین قلم کو کہا ہی بنگ جان بچا کر اسکو میں اوسے نگاہ رکھا کہ کا سی جو قلم ملا ہے مقدور بشیر نہیں ہی اصلا ہی کندہ ناز آتش طوبی خامیکا تو نگلین جد ہے اس شاخ قلم سی باغ لکھنا لیا اوسکی ثنا کری قلم بند	کرتا ہی قلم حسن نیت کیون بند ہی طبع کی روانی تیرا یہ سکوت ہی بہت شاق مست می عشق جمع ہین سب ہی رونق بزم تیری دم سے وہ کلک بدیع کلمہ سپہا سینے کو شکاف دیکھی نہان زوار در رسول خوش خو خامہ ہی کہ شاخ نور ہی وہ شاخ طوبی جو اوسکو لکھین گو کجی شاخ گل ہی ہر گ ہی گل کا کچہ اور ہی قرینہ انسان کی طرح قلم ہے کیا کلک قدرت کا آشنا ہے	وصف صحابہ مع عمرت وہی لطف سیح کلمہ پیرا کہول اب و رخون معائے سیال سخن ہین تیری شاق زینا ہین خامشی تجھے اب بدونقہ سدا فی قلم سے شرمندہ ہی جس سی شاخ طوبی جسکے خاطر کیا تسلدا ان لایا شرب سی اوس قلم کو انعام در حضور سے وہ اسمین ہی ہزار دن خوش نگلین یہ مازہ شکوہ ہی نیاز گ خامی کی ہی گل زمین پرینہ ہی اپنی شادہ آپ لکھتا وہ لوح پر پتہ توان رہا ہے
--	--	---	--





حضرت کو پسند آئی نہایت	دل ہو گیا مائل عبادت	آیا نہ کام لگے مع ابتدا	ترتیب و نگاہ دل کئے راہ
یہاں راز و نیاز ہی جدا تھا	کیا جانچی کیا یہ ماجرا تھا	بس رنگیا و سطرہ خدائی	تو ہی الفت رہا تناسی
تیار شک وہ تجھے طور	کے میں تھا ایک کوہ پر نور	گہ جی شاہ رسل سی چھوڑا	بہشتی سی اسل غلاؤ تو را
ہیچان سینہ اہل چین پر انوار	دامان میں کوہ کی تما اک غا	سی نام جی کوہ نور اوسٹا	شہرہ جو بہت وہ ہوا بکا
ریتی تھی ہینون آپ مشغول	تھی چاکشی اوس سی معجول	مہو تی مصروف مٹ یا مہوا	اوس غامیہ جی جاکی شاہ لا
کہ ذکر جلی گئی مر قریب	کہ انکوہ جال حق کی طایب	کہ مالہ تباہ ہا ہنگبار سے	کہ یاد خدا میں تیار سے
کہ دین جنت کی عبادت	کہ غفل کی ہر پر نہایت	وکر تجھے وکر لسانے	وکر آتی عیان کہی نہانی
اہل علی علیہ السلام لطیف	تاؤز ارباب تھی پشیمانی	اہل علی کہی وکر سے	اوس ہی خیانت کاو آئے
صحوالی ہو ایسند آئی	بنیادی الہیہ بہت ممانی	قیسی آتی تھی بہت سلیم	لہی تھی نہ امانت تسلیم
جبریل میں تھی یونیا تک	ایسا بہت دفعہ کہہ چاہتے	مہو تی بالائی کوہ ساکن	کہ نورہ کائنات شہر قیہن
اسی رونق حشر سن سالت	ایسیست طرا بہت ملکت	اسی مہو سنیر کہہ بایست	اسی بہت ج احاطہ لگاتے
قد مونس الی ہونی سی دولت	کہ ذوق پافہ نہایت	اقبال ہی پیش پائنداد	پہنچن جو بس اسبہ زیاد
آئی وہ دل سے امین حضرت	مہو تی امان کی جب نہایت	دستور خدو رکا رہا یہ	تھا غار چراغ احب ایہ
کہ ایک سامان بطور نیک	خانہ ان جہان خدیجہ بانو	جو کچھ کرتی حضور ارشاد	تمام طعام تو بہت نہ
پہ آپ و اتھی مین آئے	نماز اس کے سمت جاتے	لیتے پہ آپ راہ صحر	لڑن جہر و شاد و لا
وہ وہ وہ وقت آکے	کہتے اندر ہی نہ اسطرح سے	سب غیب کی یہ وہی ہشت	پہ جہر و سی ہی عبادت
دستہ رفتی ہم پر پیب	تھی سبب غار الی اندر	اسلام کا بس زمانہ آیا	اقبال فی نیک نہ کیا
انوار میں غوفی ہی سہ پا	ان تھنہ مہو بیب جلوہ نما	وہلما نا کاہ برابر غا	بابہ شکار و شاد ابرا
ان جانب غلبہ سو ہی شہر	وہ نور اومین و علی ہی فوق	صورت تبار علی فرجان سی	غظمت و سکی ذواتین سی
شہر نہ وہی یہ ہی مہر کی	پہلا ہی وہ دشت و مین پر	ریشون ہی تمام کوہ جھوڑا	نور و سی ہی وہ او جالا
تسلیم کی اسی باہی آواز	جی نور تھنہ ت میں دواز	صحوالی تمام دشت این	عالم ہی ضیائی سکی روشن
کہہ کی حضور نے یہ چاہا	یہ نام نیا نظر جو آیا	لڑا ہوا آیا وہ تھنہ	بالطف تمام سو ہی خیرت
حیرت ہی عیش تھی ذہنی جاہ	وہ ٹبرہ لی صدایہ کوئی ناٹا	کہلتا نہیں کچھ یہ کیا ہی ہرا	پہ جاتی جلد جانب نا
ایا ہون تھی نہ کتب	لہی آتی ہیں کیوں نہ دین با	میں وہ تھنہ سول حق ہونا	سیاح فضائی نہ بلق ہونا
عنوان کتاب کہہ باہت	قدرت کی فکر سی وہ لکھت	تیری ایسی خاص حق کا دل	سی پاس رہی بغیر و شاد

یہاں راز و نیاز ہی جدا تھا  
تیار شک وہ تجھے طور  
ہیچان سینہ اہل چین پر انوار  
ریتی تھی ہینون آپ مشغول  
کہ ذکر جلی گئی مر قریب  
کہ دین جنت کی عبادت  
اہل علی علیہ السلام لطیف  
صحوالی ہو ایسند آئی  
جبریل میں تھی یونیا تک  
اسی رونق حشر سن سالت  
قد مونس الی ہونی سی دولت  
آئی وہ دل سے امین حضرت  
کہ ایک سامان بطور نیک  
پہ آپ و اتھی مین آئے  
وہ وہ وہ وقت آکے  
دستہ رفتی ہم پر پیب  
انوار میں غوفی ہی سہ پا  
ان جانب غلبہ سو ہی شہر  
شہر نہ وہی یہ ہی مہر کی  
تسلیم کی اسی باہی آواز  
کہہ کی حضور نے یہ چاہا  
حیرت ہی عیش تھی ذہنی جاہ  
ایا ہون تھی نہ کتب  
عنوان کتاب کہہ باہت

پہر چہ بین جلد ہاتھ ڈالا  
 نور قرآن کا تا وہ شکوہ  
 اب دیر نہ کیجئے خدا را  
 اُنی عین لکھانہ کہ پڑ پامون  
 پہر آپ فی اوفی معازرت کی  
 قوت مئی سیننی مین لگایا  
 انوار مئی بہر دیا جو سینہ  
 او ترادل مین جو نور قرآن  
 حضرت فی پڑا خطاب لک  
 یہ فائز کتب کتاب حق تھا  
 جبریل امین نے پہر منہل کر  
 انداز وضو کا سب بتا کر  
 تبلیغ کا حق تمام کر کے  
 راوی فی جو بان خبر لکھی ہے  
 چہانی جو خدا کی دلی نصیحت  
 بتاتا تمام سینہ و دل  
 کی فضل خدا فی رہمونے  
 حضرت کو بساط پر لگایا  
 لرزہ تھا حضور کے بدن مین  
 لرزہ ہی ہوا بدن ہی نائل  
 سر دی گئی شاہ مجرب سے  
 جلوہ تمایہ روی شاہ مین کا  
 ذبا یا کہ ہون مین غرق حیرت  
 سخن پر بیان خدیجہ خاتون  
 معبود بحق تہی رتبہ عالم

شفق وہ حسرت کا نکالا  
 یا قوتی خطا سی لکھی آیات  
 پیہمی اسکو رسولِ دلا  
 مطلق نہیں حُرمتِ شامِ دین  
 مکرارِ یتیم بارگزرے  
 اور خوب سا آپ کو دایا  
 ہر عضو میں آگیا پسینہ  
 پھر سامنی لاکِ حق کا فرمان  
 فیضِ اقرارِ باسَم ربک  
 قرآن کا یہ اولین سبق تھا  
 مارا اکِ پاشنہ زمین پر  
 شفق ہی نماز کا پڑا کر

حُرمت کرنا حضور صلی اللہ علیہ  
 یونانِ عتف غنائہ کی ہے  
 تپ آپ کو ہر چرچِ لشدت  
 اوس راہ کو طی کیا مشکل  
 کہتی موبی آئی زلمونے  
 بہا ہی کسی چیز کو اور لیا  
 رعشہ تھا پڑا تمام تن میں  
 اور ولین ہوا سیکینہ دخل  
 اب بر زمین اتواری سر سے  
 شرمندہ تھا چاند چودھویں کا  
 طاری ہی عجیب محبت  
 بولین کہ نہو دین آپ مخزون  
 آپ اوسکی رسول ہیں مکر

تھے تعبیدہ حسین لعل و گوہر  
حضرت کی قریب اوسکو لاکر  
فرمایا نبیؐ نے کیا میں دیکھوں  
جبریلؑ نے پہر کہا مگر۔  
جبریلؑ فی جب سخی یہ گفتا  
حضرت کو دیا فتار ایسا  
ترتیل کی قوت اوعین ہر  
کی عرض کہ اے رسول عالم  
مالم یعلم ملک پر پاسب  
کر لی جو رسول دین فی قرات  
چشمہ پانی کا دان بہایا  
دکھانا فی نبی کو اپنی صورت  
اللہ وسلم کا غار۔ جسے نبیؐ کو تھا  
جبریلؑ تو پہونچی آسمان پر  
رخ زرد تھا اور جسم والا  
طے ہو گئی اس طریق سی راہ  
حال آپؐ کا دیکھ کر دگرگون  
گو جسم یہ تھا احاف بہا ہے  
کچھ دیر تک رہی یہ حالت  
جاتا رہا خون آئی تسکین  
چادر سی رخ جناب نکلا  
پہل نبیؐ حسیج کو باکر  
سان نہیں سخت ہی یہ شکل  
کبھی شکر فضل دراو۔  
آئی عون حضور میں جو عادت

آئینہ لبشکل میر انور  
کی عرض حضور کو نہ دیا کہ  
میں تو نہیں کچھ بڑا لکھنا پڑتا  
پڑی تھی تو اسی حبیب اور  
ابس وور کی شانہ میں کی کیا  
گہرا کئی اور دل بہرایا  
اک ان میں شرح صدر کر کے  
پڑی یہی یہ حقیقت مکر  
پہلا تباہی حقیقت رب  
سینے میں سمائی اس کی شکست  
بحر قدرت میں خوش آیا  
پہر قد کی دکائی اور غلط  
رضعت ہوئی بسلام کر کے  
اور گہر کی طرف چلی تیر  
لڑی کی نقب ہی کا پتہ تھا  
پہو بچا دولت سر ارض شاہ  
گہرا تین بہت خدیج خاتون  
لیکن نہ گئی وہ بیقرار  
ٹھہری پر خیر بھی طبعیت  
اوٹھی بستر سی قبلہ دین  
دن ہو گیا آفتاب نکلا  
کیفیت غارب سنا کر  
ہی خوف خدا ہی بل ہا دل  
حج آپ نبی ہوئی مقرر  
سب ہیں میر کی آیات

عبدالله بن محمد بن عبدالمطلب

المستقبل

1990

محتاج و یتیم اور گدا پر	ہیں آپ مدام سایہ ستر	مہسایہ میں یا کہ اقدار میں	حق سب کی حضور سی اور ہیں
بیوہ مفلس غریب و مسکین	سبکی کرتی ہیں آپ تسکین	موصوف جو اس صفات کا ہو	کیونکر وہ بلا میں مبتلا ہو
فی جن نہ یہ سایہ پری ہوا	خالق کی یہ سایہ گستر ہی	بندہ جو امین و پارسا ہو	وہ لایق منصب پُری ہو
سنگریہ بیان بانوی دین	آئی حضرت کی دل میں تسکین	یہ قول خدیجہ خوش دل و قفا	تجویر حسیح ہی قیاسات
ہیں سب یہ دلیل ہوشیار	آثار کمال ارجمند سے	ورقہ نونل کا جو پستہ تھا	پیر مرناض و خوش ہر تھا
توریت زبان پر سرسبز ہے	علم انجیل کی خبر تہے	تھا علم و ہنر میں مرداوستا	بہائی تھا خدیجہ کا چچا زہم
خدمت خدیجہ او کی آئین	حضرت کو ہی ساتھ اپنی لائین	جو سانچہ آپ پر تھا گذرا	ورقہ کو وہ سرسبز سنایا
احوال رسول حق کا سنگر	ہوا خوش ہو کی وہ مخمور	لو آپ ہو ہی نبی و حجاب	خالق کی رسول بارک اہم
پائی اب بن حق فی زمین	بس آپ ہیں خاتم النبیین	خالق ہوا خشت نہ کہ سی پاک	بیشک حضرت ہیں شاہ لہاک
میں شہر کسی بوسہ سر ہون	ایمان آنا میں آپ پر ہون	معبد و خدای ذوالکرم ہے	تو اوسکار رسول مذہم ہے
ورقہ سی کھلا جو صاف طلب	ایقان خدیجہ پڑ گیا اب	بس ولسی حضور ہو کی خدمت	داخل ہو ہی گھر میں باہرست
تصدیق سی غامضی عیان ہے	بیان میان حضرت صدیق اکبر حضرت علی رضی اللہ عنہما	صدیق و علی ملی داستان ہے	سچے راوی ہی جو سنا ہے
لکھون حال علی و صدیق	ہو جا ہی قلم ہی کریم تحقیق	خامہ کیا صاف لکھ رہا ہے	حاصل کرتا ہوں یہ سعادت
مع صدیق و وصف حیدر	لکھنے ہی ہیں کو یہ دونو با	سمجھا ہوں جو ذکر انکا طاعت	ال نہ بچ اقصا ہے
یہ امر ہی جیون سحر ہو یا	دونو کی نہیں جواب پیدا	اک مہر منیہ امت است	اک سید انبیا کا بہائی
ہی ایک جو صدر اہل بیان	تو ایک ہی فخر اہل عرفان	اک رولق نرم تشناتی	فرزند ہی ایک اور برادر
اک یار حبیب کبریا ہے	اک سب کمال مصطفیٰ ہے	اک مخلص و نفس پیسر	ہی بچ سخا کا ایک اختر
اک بحر ہدی کا آشناب	اک کشتی امین کا نا خدا ہے	دیا ہی کرم کا ایک گوہر	اک بیشہ لافقی کا ضعیف
اک بلبل شاخسار عرفان	اک زیب دہ ہمارے فان	اک دین کی فلک کا قطب عظم	تو ایک ہی شہر علی کا در
اک شاہ سیرتانی زمین	اک وارث علم شاہ دارین	اسلام کا ایک رکن برتر	اک خیر و خیل اولیا ہے
اک صاحب آیت مسکینہ	ہی خاتم دین کا انکمینہ	اک بندہ جمیع صغیا ہی	اول آخر کی زیب یک ہے
گر ایک ہی کو کب ہدایت	تو ایک ہی نیہ و لایت	دونو ہیں خلیفہ جمیب	یہ تاجی ہی ہوئی فنا خان
اک فاتح باب ابتلا ہے	اک خاتم مذہب ہدی ہے	دونو کی ولاسی جیت و مان	دونو با ہنسی ٹوٹا ہے
دونو کی جو کلمہ رہا ہی حجت	بہر دونو جہاں ہی ہدایت	دونو کی سنا کا جو مرا ہے	ایک میں دہی میں سما ہے
دونو کی و لایم ہی جو حکمتا	دونو کو ہی ایک ہی سمجھتا	یک رنگی ہی شان کبریا ہے	

جیون شمع جدا جدا ہوتی تھیں	پر ایک ہی لو میں ہیں یہ روشن	جیون تیسرے شکر میں گر محو تھیں	قالب وہ ہیں ایک ہی جان
اسی بار خدا اور رب داور	دونوں کی دلا محبہ عطا کر	دل میں صدیق کے ولایت	اور سینی میں حب تر تھا ہوا
دونوں کی طفیل سے ضایا	غرت مری دو جہان میں کہنا	ہاں روک زبان دہ کی ہی جا	گستاخ بہت ہو سچا
بس بوچکی طبع آزمائے	دیکھی تری طلب کی صفائی	عرض مطلب میں اب نہ کر	شدیر ظلم کی بس نشان پیر
دن ہو گیا اور رسول اہل	نکلے دولت سرا سے باہر	اس قصہ پہ نکلی گہری حضرت	صدیق سی کہی یہ حکایت
کر دیکھی راز دل سے آگاہ	نی آپ فی اذ کی گہر کے پرہ	بچپن سی وہ مونس نبی تھا	ہا ہم ربط لگانے لگے تھا
یا ر صحت نیست و ہمد	ہر راز سی شاہ دین کی محرم	اس درجہ بڑی ہی تہی شنائی	ہوتی ہی تہی کہی جلاتی
جس سمت شہ رسل نکلتے	یہ سایہ کی طرح ساتھ چلتے	ہتی ظل حسد رسول دلا	یہ سایہ تہا شاہ دوسرا کا
ہوتا سایہ سب کے کا کیونکر	صدیق تہا سایہ پیہر	وہ ذات تہی پر تو خدا کا	یہ سایہ تہا ظل کبیرا کا
یا ر شہ عالم او سکوپا کر	حق کہتا ہے صاحب پیہر	القصہ رسول ہر دو عالم	جاتی تہی بسوی یار محمد
جذب باطن ہوا موافق	رستی میں ملا وہ یا صادق	جیون آپ سی ہو گیا مقابل	فطر الفت سی مل گیا دل
حضرت کو جو سامنی سی دیکھا	تسلیم کو جبک گیا وہ شیدا	کی عرض کہ اسی حضور دلا	میں خدمت پاک میں چلا تھا
فرمایا تہی فی اہی خدا نے	یاں شوق فی کی ہی پیشوا	بیٹھے یہ کہنے قبلہ دین	فرمان کی بہت سی او کی تسکین
احوال نہان و آشکارا	صدیق کو آپ فی سنایا	وہ غار حرا کی سب حکایت	وہ حال فشاں اور وہ وقت
جبریل کا وہ لپٹ کے ملنا	وہ خوف خدا سی دل کا ملنا	وہ عرض خدیجہ خوش آئین	ایمان و توفیق کا اور وہ تسکین
صدیق تقی فی با مسرت	سننے ہی یہ تر وہ و بشارت	انگہن سی بہا یا اپنے دریا	سحر ایقان میں جو شش آیا
بوسہ دیا دست شاہ دین پر	پہر سی بین جبک گیا زمین پر	کی عرض کر دیتا ہوں گواہی	موجود بحق ہی تو الہی
ہی کوئی نہیں شریک تیرا	اول حسرت میں تو ہی ہوگا	اور ہی یہ رسول و قبلہ دین	میشک ہی یہ قائم النین
ایمان لایا میں دل سی اسکا	تو رب ہی یہ ہی رسول تیرا	نازل ہوا جو صحیفہ اس	مومن ہوں میں بیکار دلا
ہی اس پہ وہ سب خطاب بحق	نازل ہوئی جو کتاب بحق	کی اوسنی جو شاہ دین تصدیق	خالق سی ملا خطاب صدیق
پہر اوسنی یہ عرض کی کہ شاما	تہا شکو میں اپنے گہر سوچتا	دیکھا ناگاہ میں فی یہ خواب	ہو جو وہی میری گہرین ہوتا
کا شانہ نور گہر ہے سارا	پہلا نور قر ہے سارا	ہی عکس نکلن جو ماہ انور	روشن ہی تمام ہا ہم اور
دیکھا تہا جو شب کو میں نے رویا	اب صبح کو خواب سی جو اٹھا	اس قصہ پہ ای رسول دلا	خدمت میں حضور کی چلا تھا
حضرت سی گردن پہ بین تیرے	پوچھوں رویا کی اپنی تعبیر	حاجت نہیں پوچھنی کی کچھ	بس مل گیا صاف نقیہ طلب
وہ روشنی اور وہ ماہ کی ضو	حضرت کی یہ لطف کا تھا پور	مولا کا جو قصہ تہا اور کو	روشن کیا حق فی یہ کہ کو

وہی ہے جو ہر کسب و کار میں  
موفق و کامیاب رہتا ہے  
وہی ہے جو ہر دشمن کو  
مستحقِ عقوبت بناتا ہے  
وہی ہے جو ہر غم کو  
خوشی میں تبدیل کرتا ہے  
وہی ہے جو ہر غم کو  
خوشی میں تبدیل کرتا ہے

خادمِ پروردگار	اس ہر کسب و کار میں	وہی ہے جو ہر دشمن کو	مستحقِ عقوبت بناتا ہے
بول میں آیا جو نور ایمان	نکلا سینی سی ماہ تابان	آنی پر گریں شاہ عالم	حاضر ہوئی جلد شاہ مردان
سنگر تصدیق یار ہمد	وہ مرشد خلق و دین کا سر	حق فی مجھو کیا میسر	نازل ہوا میری بل پر قرآن
سنٹی ہی شہر سل کا زبان	تازہ بہ فی بس بار و حد	حاصل ہوا ربہ ولایت	علی ہو گئی ہم میں مصافحہ
وہ قوت بازوی عیب	سینے میں ہوا طلوعِ خورشید	حاصل فی اسی ہی شہاد	بہل ایک ہی دن علی وصیق
فرمایا نبی فی کاسے برابر	پاتی دین خدا نے رونق	وہ زیب وہ جاہ قرآن	پر نور ہی جسم و جان سراپا
ابا جبریل حق کا زبان	حق بین و خدا پرست زاہد	وہ زینت سند شریعت	خاقان بندہ ہی جسکے درکا
کی عرض زبان سی شبناوت	کہتی ہیں جسی دلی نعمت	وہ کو ہر تلمذ منجوت	لائی دین چند اپہ ایمان
ایمانی جاتی دل میں لذت	عثمان ظہور و ایمان	ازم کا پس وہ زید باد	سب لائی خدا پر دل ہی ایمان
مرشد کی جو بڑی کنی غیاث	وہ فتح کن بلا و صہار	سغب تالسو بندہ مولا	وہ برج حیا کا محراب نور
طالع ہوئی دل میں فتح عیب	وہ سبج حیا کا محراب نور	فیاض حیا ہی جسکی سرکار	ہی جو د و عطا کا جسکے شہر
تعلیم حق شاہ دین ہی پائے	میت سبج حیا کا محراب نور	فیاض حیا ہی جسکی سرکار	ہی جو د و عطا کا جسکے شہر
راوی نامی لکھا ہی یونہی حق	وہ یوسف ثانی پیسہ	عالم سی عطا سی جسکی سرکار	میت سبج حیا کا محراب نور
کمال ہوئی انسی ملت حق	وہ یوسف ثانی پیسہ	عالم سی عطا سی جسکی سرکار	میت سبج حیا کا محراب نور
بعد اسکے پر ہوا مسلمان	وہ یوسف ثانی پیسہ	عالم سی عطا سی جسکی سرکار	میت سبج حیا کا محراب نور
وہ نور محمدی سے جیکا	وہ یوسف ثانی پیسہ	عالم سی عطا سی جسکی سرکار	میت سبج حیا کا محراب نور
وہ قانت و ساجد و مجاہد	وہ یوسف ثانی پیسہ	عالم سی عطا سی جسکی سرکار	میت سبج حیا کا محراب نور
وہ زیب و سادہ خلعت	وہ یوسف ثانی پیسہ	عالم سی عطا سی جسکی سرکار	میت سبج حیا کا محراب نور
قیصر سی غلام جسکے گہر کا	وہ یوسف ثانی پیسہ	عالم سی عطا سی جسکی سرکار	میت سبج حیا کا محراب نور
مشہور جهان ہی جسکی شوکت	وہ یوسف ثانی پیسہ	عالم سی عطا سی جسکی سرکار	میت سبج حیا کا محراب نور
وہ مخزن فیض و کان بہت	وہ یوسف ثانی پیسہ	عالم سی عطا سی جسکی سرکار	میت سبج حیا کا محراب نور
پھر سعد و سیر و عجب چین	وہ یوسف ثانی پیسہ	عالم سی عطا سی جسکی سرکار	میت سبج حیا کا محراب نور
پھر ہو گئی دین حق سی شہر	وہ یوسف ثانی پیسہ	عالم سی عطا سی جسکی سرکار	میت سبج حیا کا محراب نور
پر جا بڑو بوجید و قدرا	وہ یوسف ثانی پیسہ	عالم سی عطا سی جسکی سرکار	میت سبج حیا کا محراب نور
پوسلن او بلال نویشان	وہ یوسف ثانی پیسہ	عالم سی عطا سی جسکی سرکار	میت سبج حیا کا محراب نور

چمکایہ ستارہ بلند سے  
حضرت فی نگاہی گل سے  
آتی ہی طلب کیا سے کو  
وہ خضر برج اصطفا فی  
میٹھا اگر قرب حضرت  
اب مجھو عطا ہوئی نبوت  
سینے میں علی کی خوش آیا  
دل بگایا اور جگر بے کا پنا  
دل پارتھا جفت جان کے  
یان ہو گئی خاتمہ انجلیفت  
سینی میں ہوا ترانہ فطرت  
نبت حاصل ہی اک خدا سے  
پہونچی سب پر دل دہی میں  
حارث کا پس تازہ دانا  
یعنی کہ حبیب شاہ لولاک  
برہم زن خانان بھٹا  
انگوہنسی روان تھا جسکے دیا  
وہ یوسف ثانی پیسہ  
عالم سی عطا سی جسکی سرکار  
میت سبج حیا کا محراب نور  
عثمان غنی انب سے بے شکا  
داخل ہوئی دین میں سب بیکار  
وہ یوسف ثانی پیسہ  
عالم سی عطا سی جسکی سرکار  
میت سبج حیا کا محراب نور

وہی ہے جو ہر کسب و کار میں  
موفق و کامیاب رہتا ہے  
وہی ہے جو ہر دشمن کو  
مستحقِ عقوبت بناتا ہے  
وہی ہے جو ہر غم کو  
خوشی میں تبدیل کرتا ہے  
وہی ہے جو ہر غم کو  
خوشی میں تبدیل کرتا ہے

وہی ہے جو ہر کسب و کار میں  
موفق و کامیاب رہتا ہے  
وہی ہے جو ہر دشمن کو  
مستحقِ عقوبت بناتا ہے  
وہی ہے جو ہر غم کو  
خوشی میں تبدیل کرتا ہے  
وہی ہے جو ہر غم کو  
خوشی میں تبدیل کرتا ہے

وہی ہے جو ہر کسب و کار میں  
موفق و کامیاب رہتا ہے  
وہی ہے جو ہر دشمن کو  
مستحقِ عقوبت بناتا ہے  
وہی ہے جو ہر غم کو  
خوشی میں تبدیل کرتا ہے  
وہی ہے جو ہر غم کو  
خوشی میں تبدیل کرتا ہے

لائین ایمان خدا پر یک سر	فضل اذ کو عطا ہوا برابر	پہر حضرت ام فضل حق بین	عباس کی نزد جہ خوش آئین
سب کفر کی کام کر کے بر باد	لائین اسلام بادل شاد	پہر حق ہی نبی نبی یون عاکی	رود کی خ۔ اسی التجا کی
اسی خالق ہر بلند و پستی	اسلام میں ہی تو چر و پستی	رونق دی خدا ہی ملک دین	قوت ہو کر وہ مسلمین کو
اوس شخص کو دین کی دہی جاتے	پا آئی اسد جس ہی قوت	بوجہل ہو دلسی یا مسلمان	یا ہو دی عطا عمر کو ایمان
جو انہیں پسند نہ کھو آئے	منصب پر بزرگ وہ ہی پائے	پہو پچی جو دعا خاک پیچیم	کی رب فی قبول ایک اسدیم
مثال تھی دعا میں گویہ دوز	توفیق ملے مگر غم کر کو	اس رف کو کو کوئی نجاست	اقتہیر کی بین یہ کارخانے
ہو جسکو نصیب یہ سعادت	کیونکر نہ ملی اوسیکو دولت	جو روز ازل ہی تقدر دہو	کیونکر نہ وہ طالب ہدی ہو
خالق ہی پیشوا بناتے	کیونکر نہ وہ راہ راست پائے	عالم میں جو سیر تو نہیں ہو	کیونکر نہ وہ طالب یقین ہو
فارق ہو جو میں حق و باطل	کیونکر نہ وہ دین بن ہوئی اصل	جو وحی خدا میں راہی زن ہو	کیونکر نہ وہ خاص المؤمن ہو
جو ناصر دین کب یا ہو	حق اوس ہی حق ہی کب ہو	فرمانی جو فتح روم اور شام	کیونکر نہ وہ اس سی غر اسلام
صلوات ہی ہو جسکی کفر باد	کیونکر نہ وہ حق ہی ہو دولت	جو پشت نہاہ قصر دین ہو	کیونکر نہ وہ میر مسلمین ہو
جو ہو دی دلسی دین کی محبت	دسی جسکو نبی کی حق خداست	توفیق کیونکر نہ وہ نیکی پائے	اسلام نہ دسی کیونکر نہ لائے
مالک کی نظر کا ہو جو منظر	کیونکر نہ ہر ہی کا ہو وہ ماور	جو ہو دی ازل ہی خاص ہو لا	کیونکر نہ وہ ہو خدا پیشہ
حق جس ہی کبری رواج ہلاک	ہوں راہی یہ جسکی دینکی سکام	فرمانی جسی مشہ رسالت	سی اس میں لیاقت نبوت
کیونکر نہ وہ دین کا ہو دی فتن	کیونکر نہ وہ دلسی ہو دی خون	پر سب یہ عنایت خدا ہے	دی دی وہ کریم ہی جسکو چاہے
ہی اوسکی رضا کی یہ نشانی	مالک کی یہ سب ہی مہربانی	القصہ وہ ست بادہ ذوق	سرتار است و شوق و ترقی
خود آپ نبی کی پاس لگے	کی عرض کہ اسی رسول اطر	ایا میں خدایہ دل سی ایمان	شاہد رہنا کہ میں مسلمان
دور ہی یہ سنکی شاہ ابراہ	سین ہی لگا لیا بکرا	اور دیکھی فشار جبریتے	لذت عرفا کی دلمیں کج ہے
دل میں آیا سرور ایمان	سینہ ہوا برج ہر تابان	کی اوسنی ادا شہادت حق	سبل گئی امد دین میں رونق
پا آئی اسلام فی بلند سے	دین کو ہوئی تازہ ارجند سے	ہوئی لگا اب رواج اسلام	تہنہ ملی بین تھکی سکام
ابراہیم کا یہ سیر دین	تاختر پہلی اسکی تمکین	پہر تو ہوئی لگے باعلان	تکبیر و نماز و یاد حمان
اسلام ہی انکی شورا و تھا	کہہ برائے تمام اہل مکہ	شکست ہوئی دین کو اب عمر	کا پنی کفار و یکنی بستے
مژدہ جبریل پر یہ لائے	یعنی کہ ملائکہ میں جفتے	اسلام عمر ہی ہو سکے اکاہ	باہم کہتی ہیں بارک اللہ
رضوان خدا ہی ہر دو عالم	پہو پچی روح عمر یہ ہر دم	ہیں جتنی صحابہ پیسہ ہر	رضی اوس ہی رب و رب
یہ لوگ ہوئی تھی پہلی ہون	توحید و پیسہ ہی یہ موقن	اسلام میں جمع اولین ہیں	یہ دین خدا میں باقیہ ہیں



<p>نشد و بوالہندین سیلیدان جو کام ہی ہیں میں میں انکو اسلام میں ساقین ہیں سب یہ لوگ ہیں تہذیبی امت تفسیر و حدیث و علم و آقا یار مجھی خست و صلفی و آزیت و بدین و دل جان چونچا ہی جو ختم کو یہ نامہ تحریر سی پاچکا فراغت ہمیر ہی یہ سب ہی کافیتا احسان تر ہی مجھ سب ان نامہ جو ہوا جواب آئین رونق یہ بیانیگی تجھی پائے بہر صدیق و بہر حبیب بہ ازواج و آل و ہمسار وہ روضہ باغ و کھاد بازار جو گرم حشر کا ہو</p>	<p>یہ لوگ ہیں اولین مسلمان وہ کام ملک سی ہون جن سے حق انھی ہی انسی اور یہ ربکا ہی انکی دلا کا یہ حبت سب انسی ملاجرت و نشان آل و اصحاب کی دلا ہے اس صحیح پاک کا ثنا خوان اب کو تباہی سجدہ نچیت اور خانہ نشینی کا احسان تو نے بجا کیا سخن دان ہی تیر سی فیات کی تیرینا قونی مری آبر و برہانے اور بہر صحابہ پیہ پیہ اور بہر ہاجرین و انصار اس نظم کا بس ہی صلا و بازار جو گرم حشر کا ہو</p>	<p>یہ حامی دین کسریا ہیں پاکر انہیں کمال ایمان یہ راہ ہدی کی پیشوا ہیں پوچھو نہیں کیا ملا ہی انسی تازہ ان سی بہار ملت ہو چکو رسول حق نہی سبت کہ ختم مسیح وستان کو لکھا ہی جو ذکر مصطفیٰ کا کیا خوب لکھی ہی ثنویں اہ حاصل ہوئی تجھی یہ فصاحت اعجاز فہم ہوا میں تجھت یار بہر رسول و آلا صدقی سی عمر کی بہر عثمان وہی راہ سوا و شیر بی میں وہی اپنی رسول کی محبت حشر او سکے لواستہ مرا ہو</p>	<p>خاصان خدا ہیں سبنا ہیں قرآن میں خدا ہوا ثنا خوان یہ لوگ نجوم ہستد ہیں بس حکو خدا ملا ہی انسی یہ لوگ ہیں دین حق کی حبت وہی او سکے خدا مجھی محبت روک ہشتاب نہ کی عثمان کو ہی مشکوذا میں گرم خانہ بہریت ہی شور و جہا کا امی خانہ پاک شہ لی واہ پائی تیر سی سبب سی شہرت یا قوت رتم ہوا میں تجھت شاہ شہب فدیو بطحا بہر حسنین پاک زمی شان چونچا وہی مدینہ نبی میں کہ سالک مسلک شریعت</p>
--	--	--	---

### تمام شد





<p>حمد مجید اوس خدا کو ہی نزا جسنی مشت خاک کو گویا کیا عزت و توقیر کا اڑکے بیان دی دیا قبضے میں و سکی مجرب یہ امانت یہ خلافت یہ عطا سید الکونین و ختم المرسلین منظرات قدیم کسیر یا فشار ایسا و لفظ کاف نون علت غائی ایسا و جہان گزینہ تا وہ رسول کائنات خاک کی پیشین تھی قوت کیب بالہش نے جولیا اوسکو اوٹھا نور حضرت توازل سی اسی فتا وہ نبی تھا جب تھی دنیا دین بحر عالم کا تھا جب وہ ناخدا</p>	<p>جسنی برپا کردی ارض سما خون اسرار ستر پا کیا ہی نصحت فیہ روحی سی عیا کی عطا اپنی خلافت سرسبر وسنی پائی سب طفیل مصطفیٰ نعت خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم</p>	<p>جسنی دمی افلاک کو یہ بڑے جسنی دم کو بنایا خاک سے علم اسما کا تبارک یک خازن نقد امانت کر دیا کیا فلاک کیا عرش کیا جہنم قلزم وحدت کا سورج الین ذات پاک حق کا وہ ظل طفیل گزینہ تا وہ رسول محترم گزینہ تا وہ خدیو دانش جان مقی امانت تو یہ وہ بارگراں اوسل مانت کا وہی نعتی تو با ہی وہ ارواح رحل کا با تمام تہا وہ رب ہی نبی جنت کلام تہا وہ جب ہی شاہ محل نشین</p>	<p>خاکین جسنی یہ کی حضور کرے او کیا عمتا زوج پاک سے کر دیا پہر اوسکو مسجود ملک نور احمد کا اوس حال کیا پہن طفیل نور احمد آج تک قبلہ دین رحمت للعالمین کثر مخفی کا طور آخرین ہیشال دلی نظیر و معیل بی نشان تہا جہان دم یہ زمین آسمان ہوتا کہاں جس سی بہا کی کوہ ارض سما اور آدم تو امانت دار تھا رونر اول سی مرتبی و امام تب نہ تھا طور اوسکو افسان جب صالح تہا زانو تہا پین</p>
--	---	---	---



آفتاب با ششی ہر پستے و جرمی آید بیا درو سے تو تو بہ کن زمین گفتگو ای بی ادب زور عالم کچھ غصہ آیا ترا خند بدل کا کیا بیان بلوچرا دلکی وحشت سی زبان مجھ کو شوق بیتابی کا وہ تہ خطا وہی ظلم اللہ کو حق نے نہا ہر کسی را سیر تی ہنساده ایم ماہرون را سنگیم و قال را سوسیا آداب و انما یزکیا ہی محبت اور ولا اصل مراد اور ولایت ہی ولایتی مطلق اصل ایمان ہی ولا منحصر نسب خالق ہی ولایتی مطلق گویا بندہ ہی وہ بہ کا سایہ جانشین لایق ہو نہیں پہنچا کہ نہ حق نہ شاد و	میر سرج شرف بدر اللہ سجہ نجد ما باشد سواد کو سے تو بعد ازین ہی بوالہوش ملی و جدمین اگر یہ کیا کہنے لگا اختیار اپنا نہیں کچھ ناصحا عاشق اشتہ سبز خدو ہی ہسپہ ہوسی کی کیا تہر و عتاب بندہ مارا زنا کرو سے جدا بہ کسی را اصطلاحی دواؤیم ماہوں را نگاہیم و حال را سوائے جان مرہ انان گزرا اور باقی ہی جان نیا ایمان جائ ایمان مٹا ہی نہ گئے ہی محبت شیخ ایمان بخیر ہی احد سی کہ نہیں چھرا پر عجب دیوین ہی را سوار پر دیون ان نفل و کمہا نہیں و زبان دل استحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	جہذا ای قبا ایمان ما ای مسیح برزہ گوئیں کن سخن و جدمین کیا نجد کی ہی کی محبت کی بی ساختہ راہ آقا ہی کشش دلکی وہ آفت ہلا ایا نہیں تو فی سنا وہ پورا چپ ہوا آخر وہ با سوز دگلا تو برای وصل کردن آمدی ناظر قلمیم اگر خاشع بود آتش آغوش در جان برفرو اصل طلب ہی ہی اہل نکاح دوق جن لین ہو وہ مردہ کر نہیں جتہ یہ ہی آئے اتباع و حب احمد کو خدا وقت احمد اور اس میں کیا را وہ خدا ہی پاک یہ نفل خدا لازم و لزوم کہنا چاہی و زبان دل استحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	ای خدائی نام پاک جان پای ہر دن اکلمیم جو کس سبزی تیرا بدینی ہا سوار زور و کملا انجبت ہی کب سیک سکتا ہی کی سہا جوش بان نہا ہی ہی کی را اور کیا موت نہ سب زینا نی برای فصل کردن آمدی گرچہ گفت لفظ ناخاضع بود سر بہ حرف و بارت را سوز دل کا ناظر ہی خدای کی را بیولا جو دل ہی نہا نہا پر خدای کی محبت ہو کچھ اپنی جانب سب نسبت ہی اک لفظ ہم محبت ہی ہرا بڑت سی سایہ نہیں چھرا سچ کہ سچ ہی رہنا چاہی سب جہان برای پرہیز
یون بیان کرتا ہی مالک کا کہ یعنی مایا مولیٰ ہا کہ نے اور الفت ہی ہوا جد کو اور جو رشتہ سلطان پر	فلازمین پیدا ہوا کہ نے جمع ہی نفس ہی جتہ بھی خاص میانین تفاوت ہی	من لا محبت لہ الا لا ایمان لمن لا محبت لہ کوئی مومن ہو نہیں مکتا کچھ پس خدا کا ہوا پیچہ سب جسکو جتنی محبت ہی جب دلا	خادم در گاہ شاہ مجبور ہو نہ جتہ کہ لایق کی جرمی مال او زور زدا و را پر او کو اوستا حصہ ایمان ملا

اور عداوت جسکو قہنی ہو کر لکھتا ہی یون دسی کی تو ذکر حضرت میں پس زکر خدا مان نہ ہوئی یہ ولانا نہ کے تم نہیں تھی پر وہ شاہ جو کہ لوگ تو بہت روز شب کیگی اوس سی باقی تھی جنت کی مانگتی ہو جو عابد رسول گزر کرتا وہ شفاعت میں لکھتا ہی یون دسی نہیں گلام اشک چشم پاک سی بہتی ہی پیش خالق جو کیا عرض دعا	کا فراوتناسی وہ ہو گیا تھے اسکو فرمایا تھی فی تین بار اشتغال قلبت اجب ہو گیا تعب حمد تو بری کام آئیگی تہا تمہاری فکر میں آہون پر آپ امت کی لمبی رویا کیے اوس سی دسی برقی سی تکینا اوسکو کر لیتا تھی بجلد تھی بل اتش دوزخ سی پر تھی ہم جب ہو ہی پیدا شہنشاہ نام رت شب لی تھی کہتی ہی دعا سب اپنی امت سی کا تھا	ہو لگی کہنی یہ شاہنشاہ دین سن چکی تم ای کر جو خالصین گرنہ رویا سنکے نام مصطفی جانتی ہو وہ رسول انس جان تہا غم امت یہ اوس غمخوار پر تہا حلیص امت کا اپنی دہ کیم اوسکی صدق سی خدای گنا یہ بلا سی مکودیتا ہی مان عبدانی کا ہو گیا اوسکی بیان سجدہ حق میں جہکا یا اپنا جب شب را اوسی عرش پر الفضل اس تقدار کی رویش	مان نہیں میان محبت کر نہیں معنی الفت بقول شاہ دین وہ پہلا سوسن کہہ کیونکر ہوا تہ کہنا ہی شفیق و مہربان پشت بہر کہا یا نہ سویا رات پر اسیلے کہتا ہی حق اوسکو جیم تکودرت آفت سی دیتا ہی نجات اوسکی خاطر سی ہی تہر جہان تہا ازل سی غد خواہ عاصیان او جہین پاک کہی خاک پر لیلیا تشہیت وہ سلطانین التجاتی ہر امت پیش رب
<p>دعا مانگنا حضرت ابراہیم اور حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کا اور سفارش اپنی امت کی بوجہ مضمون آیات قرآن مجید اور رونما حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد پڑھنی اون آیات کی اپنی امت کیو طلی و نزول جبریل و در عہدہ خدای پاک کا امت مرحومہ کی باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے</p>			
ہی جو عہدہ نشہ بعبا عمر کا ذکر ابراہیم و عیسیٰ میں خدا عرض کی عیسیٰ فی پیش گم چاہتی ہیں قسمی لو میں نجات امتی و امتی کہنی بلکے حکم یون جبریل کو اوسد ہوا عالم ہر دعلون ہی رب ترا آئی جبریل اور کہا ای محترم دیکھ کر حمت خدا کی شاہ دین بخش دینا انکو رب ذوالکرم	یون روایت کرتا ہی وہ جہذا کہتا ہی یون مانگی دونوں دعا ان تعذ ہم سی لیکتا حکیم اور بخشی او کو رب کائنات اشک پیہم آنکھ سی بہنی لکے ہی حبیب موت میرا دروا پڑ یہ رحمت ہی ہی تہستی ہوتا امی شفیع خلق و غمخوار ام یون لگی کہنی کہ ای وح الاہ بس نہیں کل روز شب ہی محکم غم	ایک دن مٹھی تھی سلطان پر اپنی امت کی سفارش میں لیل یعنی یہ دونوں ہی محترم پڑہ چکی ان آیتوں کو جب تھی دیکھ کر مجنون شہ دیجاہ کو جلد جا تو جلد ای روح الامین تہج کو کس غم فی رو لایا رسول رب ترا رحمت سی یون ہی پوتا عرض کرنا حق سی فی دالکرا پر گئی یہ سنکی جبریل امین	دفعہ کچ آپ فی قرآن پڑا کہتی تھی بخش انکو حلی اپنی امت کو بصدقت کرم اپنی امت آپ کو یاد آگئی جوش حمت آگیا اللہ کو پاسل و سکی امید کھنا کا غمین کہ زبانسی اوسکو بخجی قبول کیون ہوا اگر مان تہا نور دعا سفرت امت کی میں یون چاہتا عرض کی یون پیش بلکین

اور عداوت جسکو قہنی ہو کر  
لکھتا ہی یون دسی کی تو  
ذکر حضرت میں پس زکر خدا  
مان نہ ہوئی یہ ولانا نہ کے  
تم نہیں تھی پر وہ شاہ جو کہ  
لوگ تو بہت روز شب کیگی  
اوس سی باقی تھی جنت کی  
مانگتی ہو جو عابد رسول  
گزر کرتا وہ شفاعت میں  
لکھتا ہی یون دسی نہیں گلام  
اشک چشم پاک سی بہتی ہی  
پیش خالق جو کیا عرض دعا

اسی الہ العالمین کے نبی  
 تجھ ہی کو کہی خدای کا نام  
 دیکھ تسکین دے کہ کینا کا  
 اسمیں کیوں مخزون ہی اسی تحرم  
 تیری امت کی ہی تیرا خدا  
 ہاں گونگہاں نہ گمراہی کا  
 میں تو یوں باغی جلائے لوں گے  
 جہذا اسی خواجہ روشن ضمیر  
 بابا گاہ حق میں بس تیری سوا  
 تجھ ہی جو ہے ہوئی امت سب  
 ہے یا تجھ ہی فرقان شریف  
 ہر جگہ تیرا کرم درکار ہے  
 منجھ صادق کا قول باجفا  
 کو نہی ہی وہ دعای مصطفیٰ  
 جسنی لیکر ام شاہ دوسرا  
 نقد طلب سی وہیں امن ہر  
 عشق کہو اس حبیب پاک کا  
 دل میں کہ جس ہی سہل اللہ  
 اب سسویہ طرفہ فرم منوہ  
 از انس فرزند پاک دل مدت  
 چرکن نہ آلودہ گفت حق و مر  
 جہلہ معانان دروچہ ان شد  
 قوم گفتند ای صحابی عزیز  
 ای دہا ترس نہ از راز و آ  
 نا شہان قہر کہ کوئی مکان

بر دیار غفر کار و زود عجلال  
 چاهستان ای تی امت کی نجات  
 کیون علم امت سی مؤمنان  
 جلد تر راضی کر نیکی تجکو هم  
 و عده کر با همی اصد لطف و عطا  
 جسمین تو راضی سی راضی تبار  
 جب تک عین حجت و غفرانسی  
 اسی رحیم و چاره ساز و دیگر  
 هم غریب و کمبوی کسکا استرا  
 تو اغیل انکاسی و انیم پیش  
 کمبوی مانکی ملا دین حذیف  
 بان جو تو پاسی تو بیزار است  
 مرهم ماسور دل سی اسی قنا  
 چون نہیں مقبول ہو پیش خدا  
 کی خدا سی اپنی رو کر التجا  
 ملکیا سب و سکی دل کا دعا  
 قبر و محشر میں ہی کام آویجا  
 نار تیر گلستان ہو جاویلی  
 لکھتا ہوں اشعار اک ملتو  
 کہ ہمہانی و شخصی شدست  
 اندر انکمن در نورش کیست  
 انتظار و دو کا ندروی بدست  
 چون نسوزید و نفی گشت نیز  
 با چنان دست لپی کن آفرید  
 سن چکی تم قعدہ ہستازان

علم سہی امت کی رسول دوسرا  
 فوظ رحمت سہی مہوا حکم خدا  
 باب امت میں نکر سچ و بکا  
 آئی حیریل اور یہ حضرت سہی کہا  
 باب ۱۰ تین من نہوا آسمانوں  
 جی روایت میں یہ راوی بی  
 میری امت کا وہ رب العالمین  
 تہذا اسی غدر خواہ عامیان  
 اس جہاں بہین جو عین علی  
 جہلو کیا کیا لغتیں خاق فی بین  
 افضل و رقت سہی ہر کج کامیاب  
 تزدہ باوای امت نیر الانام  
 اسکو کہنا چاہی میں پند  
 اس دلیلی سہی ہمیشہ پیش رہ  
 بس برقی رحمت ہی پاک و  
 رحمت حق کر متین رکاز ہم  
 وان جو بچنا چاہتی ہو اس  
 مجوزہ اک تازہ کر مائون بان  
 یعنی فرما سہی مولامی دم  
 او حکایت کرد کہ یہی طحا  
 در زمان دستار خواہ از شہد  
 بعد کیا عمت برادر ز نور  
 گفت انکہ مصطفی دست دہان  
 چون حمادی اچان شریعت  
 تنہی دیکھا آپ کی توقیر کو

کر رہا ہے آج زار سے و بکا  
 امی میں محبوب کی پیرایس جا  
 ہم تجھی دلگیر دیکھیں گے بھلا  
 فردہ غمزدہ امی محمد مصطفیٰ  
 ہی رضا تیری مقدم ہی سول  
 بس یہ فرمانی لگی شاہ ہے  
 مجھ کو بخشید گا ایک ایک امی  
 حید اسی کا راز سکسان  
 سب یہ پی تو قیصر ہی نامی  
 مشکلیں سب تجھی تسان گیتوں  
 اور باد نے دلا محمد علیہ خطاب  
 اب شفا عت سے کیا باقی نکلا  
 بخشش دیا جلور العالمین  
 ساری عالم کی بنیں کی کام  
 اور جاہت سید لولاک کی  
 بس محبت آپ ہی پیدا کر  
 لو لکی زکنا شہ ابرا سے  
 جس ہی بڑے جاسی علیہ صلیا  
 وہ محیط فضل دریای علوم  
 وید انس تار خوار زرقوم  
 و تنوری پر انش و کلمند  
 پاک و براق و سفید چرکند  
 پس بالید اندرین ستار خوان  
 جان عاشق را چا خور کشتا  
 اوس ہان دست کی تائیکو

[illegible]





ہوگا کہ کن کن آفتون کا سامنا جو حضور رب کری اور دم کلام لی غریبوں کی بسا ب تو ہی خبر سے شتون لی تجھی سے دیا ہی کہاں مجھ کو عیادت اور تاب کہا لیا میں نے اسی میں کیا اور وہ ہی مقبول بنیہ الکرم اپنی گستاخی کا آنا ہی خیال میں نے مانگی رب ہی لی سمجھی دعا ہی خلیل اللہ کا وہ باکمال اور کہیں کہی ای برہم جلیل جانبہ چمکتا ہوں پیش کرو گا توم فی ہر تماشائی ہی راہ رہا کہ ہرین جہین مصلحت جب میں ان ہما ہنگی رہ گیا اور بڑی بت پر تبر کو کہدیا ان خداؤں کو کیا تو فی نرا ب اچھو اس سے کہ کیا صاف مختصر کرتا ہوں ویکو ہی سان لوہی جرت میری ہمراہ لی عورت کو چھین لیتا تھا بزر میں برادر ہوں یہ ہی میری تھامل او میں ہی کی دلیل کا ہی شفاعت کے لیاقت مجھ سے اور عطا کی اس کا تو یہیت	سختی و خوف و غم و رنج و بلا دیکھتی ہوں تم کی کیا یہ مقام اور کہیں کہی ای ہوا انسان ہی اور جنت سامکان تجھ کو ملا دیکھی تیرے سب کو آدم یہ جواب جس سے مانع تھا خداوند کریم ہی خدا کا وہ سبے محرم کب ہی یان مجھ کو شفاعت کی مجال عوق جب بیامراہی لگا ہاں راہ میں کسی رکتا ہی مجال آئینے کہہ راہی سب پیش خیل ہوین کہ کیا وہ سبے باوقا ایک تو یہ جب بسوی خید کا سقم و بیماری کی کر کی حدت دوسرا اب اور سینی ماہرا توڑ داسے میں فی مصلحتی مجھ سے پوچھا ہے باقر و عتقا تہا ہم شاید کہ انکی کچھ جانت تیسری اب اور سینی داستان اوس سفر میں سیرا سائی چشم عقل و دین کے ہوتا ہوا خوف سے میں نے کہا ای فریق میں فی منکوح کو جو خواہر کہا پر خدا ہی اپنی تہا ماہرین ب طور پر یاتین خدائی اوس ہی	اور قریب نیزہ ہوگا آفتاب اب کوئی کرنا شفا میں پیش رہ آئینکی تب حضرت آدم کی پائ ہا یہ سی سب ہی کی صورت سے تو شفاعت کر ساری پیش رہ میں جو مہلا کی ساتھ اپنی کیا فوج البتہ یہ کر سکتا ہی کام تب کہ کیا وہ بصد دروہ کا اک جہان دوبا با انواع عدا کا پتا ہوں آج با جد خطا بس کر کیا وہ سفارش میں رہ تو شفاعت آج کر پیش خدا جو تہ کہ بیٹیا ہوں جہا خطا ساتھ ہی اون سب کی پیش کی یا آج میں دس جو پیش ہی ہوں کلین بس کیا میں فی تونکو چور آلہ خوار و شکستہ اپنی سب اس بڑی بت ہوئی ہی خطا شرم آئی ہی خدا کی سب سے میں فی کی بابل ہی جرت شام تہا بڑا بدکار ظالم روسیاہ مجھ سے جب سارا کو وہ یعنی لگا اور سارا کو رہا ہی اوس ہی اور شکیا میں فی ظالم کا فضا جاؤ کرو ان تم تو وہ ہشتا کا	ہوگا سب خلق خدا کو خطا ہوگی بیعت کبھی لوگ سب جب نہ ٹھہر گیا کوئی باور دیا حق لی بخشی ہی تجھی وہ بزر باس تیری آئی ہن کہہ راہی تم نہیں کیا جانتی میری خطا ہی کہہ شفاعت اہتمام تو جی ہی اگر کرے نکلے التجا روٹو ہوا لا تہا خدا کا عتاب کی جو گستاخی حضور کر دگا عوض حال اوس کو دم سب ای ہی محترم سے مقتدا تین با تو میں ہن کا خطا توڑتا تھا جتو نکا در عا تہا مرا اوسدن یہ کہہ میں اور ہوی سب لوگ تجھا ہی آئی ہر کجہ قوم فی ادب میں فی شہر اسلی دوس ہی اس دوع مصلحت آمیز سے جب ہوا نرو کا قصہ تمام سعد میں پوچھا تو وہ لگا پادشاہ مختصر کرتا ہوں میں یہ باجرا اس ہما فی سی مجھی ہمت ملی یعنی دینی تھی اخوت ان ایک موی ہی سننے اللہ کا
---	---	--	--

جہاں خدا کا  
خاکا شفاقت  
لوہو احوال  
جہاں خدا کا  
خاکا شفاقت  
لوہو احوال  
جہاں خدا کا  
خاکا شفاقت  
لوہو احوال

بزرگدیده بی خدا سی پاک کا	اپنی مولا کا ہی وہ رزق نشا	پس توحس کی جو یہ چاہیگی	تیب کلیم اللہ یون فرمائینگی
مبہمی ہی نہ رہو جو اگر گنا	یعنی قبطی کو ہی مارا میں آہ	کیا خدا کو منہ بہلا دکھلا دل	ہاں اگر عیسیٰ ہی روح پاک رہ
خدا کی عالم فی باطنت عطا	کن کی کہنی سی او سی پیدایا	اسی وہ قبول خدا فی دالک	بندہ خاص یہ رسول محترم
جاؤ او سکی پائیں آہ و فغان	یہ مصیبت سب کے واسطی بیان	جائیں گی جہنم ان باجوان قبیح	تب یہ فرمائیں گی اون سب سی سح
لیا یہ جان پیشی العالمین	محکو تو سکی لیاقت ہی نہیں	لیکن اب تلو ہی گزرج تعب	جاؤ تم پیش محمد با ادب
ترت ثوت کا ہو او سکی بیان	سی حبیب الحق کو تو مکان	بہ صد و حرم رب کا شتاب	مغفرت کی او سکودیتا ہی برا
اسکو یون کہتا ہی رب کربا	ہم بھی بھی تیری سببہ جو خطا	ہی خطا سی تیرا دہن پاک صفا	تو کر ہی جو کہ وہ تہہ پہو ہی معاف
سیدہ قبول خلاق جہان	باو می است شفیع عاصیان	ہی یہ ارشاد شدہ کر دین سال	آئیں گی سب جمع ہو کر میری پاس
عاشقان روی سلطان نام	وہ جہاں سب تہا ہی قدیم	مول مختہ ہی جو سب کلمہ نیک	پاس سلطان رسل کی آئیں گے
حمد کا ہو کا لو او سدان چا	کیا بیان ہو او سکی تابش کا ہنر	اغل ہو بی جسے مائسی محل	آفتاب او سکی ضیا مئی محل
او سکی رچم کی چاک دروہ ضیا	شہد سی ٹہہ ہی او سکی دیکھی	جسکی جو تہو ہی ملو عیون مانع	اہل مختہ کا ہی دل ہو مانع مانع
چھو کر ظرا حجت کی فضا	اسی مان فیوان پی کسب ہو	سب دہ بیان غلہ کا شش بن	سب دہ صیاد او سی میں بنے
او سکی خجی باہر ان چشم نام	جلوہ افزا ہو وہ سلطان نام	خلعت خلعت دہان میں نور	سر پہ تاج شفاخت زر جا
انبیاء ہون تہی بائیں صفت	او ر ملاک کی پر ہی بن بن	اہل بیت پاک سولہ چان بن	احصیا دا ولسا و صاعین
سب گہری ہو دیو بی سی	او سکی خجی آدم و من دونہ	اک طرف ہون جمع ارباب یقین	اک طرف ہو دی گروہ عاقین
محو روی پاک سلطان من	سینہ چاک و درنا کر نور	کوئی روتا ہو دی با آہ و فغان	کوئی کران ہو با دروہ نام
کوئی نالان باول ماکوسن	اور کوئی ملتا کہن اندر من	اپنے کاموسی سکھو ہو ہر اس	کوئی کہتا ہو کلام دروہ پاس
کوئی کہتا ہو کہ اسی سلطان بن	یان شفیع عاصیان کو فخر	کوئی کہتا ہو کہ اسی میری سول	تو شفاعت کر کر بکار قبول
کوئی کہتا ہو کہ اسی شاہ ام	آسری پڑیسی تہی تہی خجی	کوئی کہتا ہو کہ میں لاچار ہوں	اسی طبیب مہربان ہمایون
کوئی کہتا ہو خیر بھی مرے	رحمت عالم مدد بھی مرے	کوئی کہتا ہو جسد سوز و کد	اک نظر کافی ہی اسی بندہ نواز
کوئی کہتا ہو کہ اسی جان چا	کیون نہیں تہی اکی نشان	اور کوئی مداح سلطان مدعی	یون کہیگا وان اگر چاہی خدا
اسی جمال تبار کا عاصیان	وی جنابت تیکہ گاہ بیکان	لے سوت خیر دلہا ہی خرین	ابروت محراب اس صاحبین
اسی رخت آئندہ انوار دات	وی لبست حشر پہ آب حیات	اسی دہانت حقہ دار ہی بان	وی بیانت فیض بخش عاصیان
اسی قدرت شور قیامت باجوا	وی عزامت جلوہ یوم الحساب	یہ مسیح خستہ با حال تبہا	عندہ خواہ دروہ سیاہ و پر کنا
دلف کا یہ مہر و جان نثار	برو تو آمدہ اسید روا	ہو گیا انجام میں میری غفل	خدا بلطف کف اللیس فی خیر العمل

ای صیب کسیر باطل الہ	حال پریری کرم کے کرگاہ	تو ہی تبار اسی شفیع عاصیان	یہ سنگ درگاہ اٹھائی
باتہ پکری کون اس ہمار کا	یہ تو بندہ ہی تری سر کا کا	چو کر تھکاو کہاں جانی غریب	ای خدای پاک کی پیاری
جرم و عصیان ہی بہت ہن سواہ	تیری دہنکی میں لیتا ہوں بناہ	رحم کر رحم اسی شہ بندہ نواز	ای مری در درون کی چار ساز
بس سچ اب در باطن کہ چکا	ہاں بیان کر ہر حدیث مصطفیٰ	چوٹ کسی شہید زخامہ کی عنقا	تہا کہاں در ہوا ہر کھنڈ
سب جو رتی پیش خیرت جانتے	قبلہ دین انوسی یون فرمائے گئے	ہاں مجھی خالق فی یہ تہ رب دیا	میں شفیق خلق ہوں پیش خدا
ہی ارشاد شہ دنیا و دین	میں جلو نگا سوی العالمین	جب قریب بارگاہ کسیر یا	جا کی ہونچو گناہ خیر و جا
دیکھ کر غم و جلال بارگاہ	اور جبروت در عالم سپاہ	اذن چاہو گناہ کی رت غفور	ہو عطا اب غرت و حضور
سنکے میری التجا میرا کریم	اذن دیگا مجھ کو با فضل عظیم	ہو گناہ میں اوسدم لصد عجز و نیا	داخل درگاہ رت کا رسا
جا کی زیر عرش تہ و جلال	جب میں دیکھو گناہ جلال	بادل نالان چشم شکبار	میں کر دگا سجدہ پیش کر دگا
وہ تنہا حمد ہو گئے ادا	جو مجھی الہام فرماتی خدا	وہ محامد اور وہ طوق بیان	میں تبادون آج طاقت کہاں
اور کھینکے دان بلطف کبریا	مجھے وہ باب محامد اور ثنا	جو نگہولی ہوں خدائی سرور	میری قبل الیسی محامد اور
سر ہی گامیرا سچی میں چکا	ہو گی جہنک میری سو کی خدا	جوش رحمت کا جب آبیکا آؤ	بس نہ اس طرح دیگا ر مجھ
ہاں او ہمارا مری مری پیاری	ای محمد ای سب سے دل لول	کہ تو مجھی اب تر اطلب ہی کیا	میں سنو گناہ تری در گاہ
کیون پراسجدہ میں ہی ار لول	تو شفاعت کریں کرنا ہوں	تا کہ تو جو مجھ کو ہدی مانگنا	مدعا تیرا کرو گناہ میں عطا
ای چرائی انجمن اندو گین	برینہ زاری چراسر از زمین	ای چرائی سر پیش اگلند	ای رخت راما و تابان
ای جیبی بس کنین زاری سوز	از زمین بر وار روی دل فرو	سنکے یہ انعام رت کر دگا	سراو ہٹا گناہ چشم شکبار
یون کر دگا حتی سی اپنا عرض	ای خدای کبریا ای ہمنال	برو آمد مصطفیٰ زاری کنان	سعدت خواہ گناہ استان
برو آمدین گدای کو سے تو	ای غنان خلق در قابوی تو	بس عیان ہوا و کی رحمت عیا	اور شفاعت کا ہی ہونچو تبا
خاص ہی منصب شاہ انام	و شفاعتین ہی کبری سکام	یہ سنا جات شہنشاہ عرب	ہو و کی خضاع با فضل رب
ایسا ہی تہن پیش ذوالجلال	ہوا و میں ہی بکلم کی مجال	اب یہ کرتی ہیں سوال انس	اپنی امت کی شفاعت کیا
میں شفاعت کی لہی پیش خدا	جاو نکا بس امتی کمت ہوا	مجھ کو مخزون دیکھ کر او پھر	کر کی اک حد میں کر دگا
یون کیگا با نبر ان التفات	جائیں اون لوگو کو تو تیاخت	جنکی دلیں ہوں ایمان و پرا	جو برابر ہی اگر اسی مصطفیٰ
بس میں نکلوں وکی درسی ہا	افش و فزع سی چکر شاو شا	جنت اندو میں داخل کروں	راہ پر میں بارگاہ بک لون
اذن چاہوں پھر لصد عجز و نیا	جب بتلائی مجھ کو رت کا ساز	دیکھ کر جاہ و جلال کسیر یا	پہر چھوٹن سی میں باہر جا
خاک پر دیکھی گا جب مجھ کو گرا	دی گا خالق اس طرح سی ہا	ای محمد ہاں دہا تو اپنا سر	اب ہی کیا مطلب ترا اپنی خیر

یہ سنگ درگاہ اٹھائی  
ای خدای پاک کی پیاری  
ای مری در درون کی چار ساز  
تہا کہاں در ہوا ہر کھنڈ  
میں شفیق خلق ہوں پیش خدا  
جا کی ہونچو گناہ خیر و جا  
ہو عطا اب غرت و حضور  
داخل درگاہ رت کا رسا  
میں کر دگا سجدہ پیش کر دگا  
میں تبادون آج طاقت کہاں  
میری قبل الیسی محامد اور  
بس نہ اس طرح دیگا ر مجھ  
میں سنو گناہ تری در گاہ  
مدعا تیرا کرو گناہ میں عطا  
ای رخت راما و تابان  
سراو ہٹا گناہ چشم شکبار  
سعدت خواہ گناہ استان  
اور شفاعت کا ہی ہونچو تبا  
ہو و کی خضاع با فضل رب  
اپنی امت کی شفاعت کیا  
کر کی اک حد میں کر دگا  
جو برابر ہی اگر اسی مصطفیٰ  
راہ پر میں بارگاہ بک لون  
پہر چھوٹن سی میں باہر جا  
اب ہی کیا مطلب ترا اپنی خیر

توبیان کریم سنین و سکون	مرد و حاجت بین شکی	چو طلب کر عسی سب بگوین	اگر شفاعت جی هم او سکون
کیمکه یارب امتی با صد اوب	منفعت است کی چاوشین	مجمکورت و ما دیکمکرت اعد	پیر مقرر محسی کردی ایک حد
اور کپی محسی کی امیری سول	اب نهامت کی خار تو طول	مثل ذره یا که خرد کی مثال	مبودی میان جسمین او سکون کمال
بنگ لکون او کو اجابتیام	اور کردن نصحتی دار السلام	پیرمین اولن سوی درگاه خدا	اون لیکر عرش تک جاون جلا
جب نظر آتی محلی و سکا جلال	پیر کردن ہی و این سکی خصال	اور رمون سجدین ان محضو	چا ہی جب تک ده خداوند غفور
پیر لپاری مجکورت کار ساز	مان او پها سر موچکا عجز نیا	عرض کر مطلب بیان کر اجزا	معا کیا اب ترا باقی
پیر سنو نگا و دو نگا بگو	موجکا اون شفاعت بگو	جب سنون مین سید حجت کی کلام	پیر کردن پیر شفاعت ایتام
اور او پهاون سر کردن خدا	جسطح سی پهل مین مون که چکا	یون کهون پرا می لا الحامین	مجمکومت سی پهل تسکین نین
مین ہی باقی بتی کرد	تیری فضل لطف کی امید و	سبس کری اک جعین برا	اور کپی اب جلد جای مصطفی
مین نی بخشا او کو فضل بکرم	مبودی میان جعین دل ہی ہو	بلایه موادی سی ادنی اس نی	هی رضایتی مقدم ای نی
لاون سب است سول مین کمال	مان ہی باقی رہی ان خصال	جسکو دان مین خداوند درو	دی چکا ہی نار مین حکم خلود
جب کلانی مری است تمام	خلدین لیجاون سکود اسلام	اگر چکی جب پیرمان جلد سر و	تب لکی پیر مینی اس آیت کو حضور
رب ترا اب بگو دیک و مقام	عسی ان یغیاک ربک مقاما محمودا	جسکا ہی پیش خدا محمود نام	
اور لکی کونی نی انس و جان	جو کیا مین نی شفاعت بیان	جسکا وعدہ کرتا ہی رت نام	
کیمکه چا بس مین حدیث مصطفی	ترجمہ قول سنے کا موجکا	سن چکی تم آپ کی جوت کمال	
اب دل و جان سی کرد شکر خدا	خاتمہ کتاب و شکر غریز و باب	جسنی کی نمکوی سب نعمت عطا	
شکر صد شکر ای خدا فی کل حال	ای کریم ولی مثال لی زوال	نہو نی کیانند کی عقل نار سا	
تو نہی محتاج توصیف جهان	ہمے کیا تو تیری قدرت کا بیان	جب کپی اتھک لا اچھی شتا	
دات تیری بعدیل جیشال	پاک ولی ہمتا قدر و دود کلال	انبیا و اصفیا و اولیا	
بی تری حکم ای الالہامین	ایک پتا ہل نہیں سکتا کمین	انبیا حیران تری درگاہ مین	
تجسسی نشن ہی زمین آسمان	تیری قدرت کی ہین شت گمان	او جب چا ہی سی کردی فنا	
خاک کی تلی کو تو گویا کرے	قطرہ ناچیر کو دریا کرے	مور کو دم مین سلیمان تو کرے	
تیری قدرت کی یزدنی ہی	اتش نرود و گلزار خلیل	تجسسی پائی جمنی راہ ستقیم	
انبیا کو چکی سب پر برے	تونی بخشا رتبہ پیغمبرے	تونی اعد کو شفاعت کی عطا	
تونی ہی اوس سول پاک کو	سید عالم شہ لولاک کو	تونی یہ رتبہ کیا او سکون عطا	



تونی یان پسیج افضل سر	ابنی رحمت کو شکل احمد	گرنو تا فضل تیرا اسی حسدا	ہم کہاں پاتی پہلا پستورا
جسکے باعث ہی خدای ذلکرا	تیری رحمت ہی نبوی شرام	تہا ہی پسر جو اتنا ہرمان	پس عنایت کا ہی تیری نشان
ہو سکی ہم سی کب ہی ذوالکبرا	شکر تیرا اور تہا ہی مصطفیٰ	تو ہی مالک تو ہی مہدی نو خدا	وہ نبی ہی اور رسول ابو مشورا
ہر دم دہر آن ہر صبح و سہا	ورور ہتا ہی مجھے صل علا	او سکی صدقی سی خداوند غفور	مجھ کو کہنا آتش موزی سی و
ہی دعا بخشی برای مصطفیٰ	خاتمہ ایمان پر ہووے مرا	ہو چکا حال شفاعت بیان	ختم کر تہا ہی صبح اب داستان
ہر شہنا خوان رسول دوسرا	ننوی کیا خوب گہی واہ و	ہی صبح و صبح تیرا کلام	ترجمہ ہی یہ حدیث کا تمام
سینکے یہ تیرا بیان با اثر	و جہین ہیں ہل ایمان سرسبز	رو بہین ہیں عاشقان مصطفیٰ	شوری ہر سو خزاں لند کا

تمام شد

نثر خاتمہ تشریح خامہ جاوہر رقم اعجاز قلم شاعر نگین بیان فصیح اللسان اوقت منور مخفی محلی ہولوی حکیم مصدوم

سپاس بقیاس دل و دل ملک کو سزا ہی کہ جسکی ذات پاک لاشریک لہ و بی ہتا ہی اور درود و الحمد و داوود و داوود عالم کو واپسی کہ جہا بعت

ایجاد آتش مہما ہی صلی اللہ علیہ وآلہ و حجۃ مسلم آتکہ کہتا ہی بندہ گنام آستانہ ابوس سخوان فصیح جانی مصدوم علی غلص سج کہ فیضیر سکین

ہر و شعوری شیفۃ ذکر خیر رسالت پنا ہی ہی اور فرقیۃ حالات محبوب لہی ہی بصداق من حبیبنا انکر ذکرہ ہی ہی حق میں تسلیم بنیا و محفل مسیاد

ستارہ بر رہتا ہی اور اللہ پاک سہی س سعادت کی استرا دو دام کا خوتنگار رہتا ہی دربارہ جو وفدان ہتقد اور قلمت استطاعت کثر شفا زانور

مشون بکریاک سیدہ لاکال پی محاورہ و حقانی میں لکھتا رہتا اور عاشقین کر حضرت ہی تر حسیں قبول را کرتا ہا جب ہر زقہ بہت اشفا

جمع ہوی او بعض احباب کی غایت سی رسالہ ہی منظومہ متعددہ جو مختلفہ میں ترتیب پاگئی شتاقین کر رسول مقبول بندہ قدر عسی کہ

ذیل ہر اور خطا کو دہن عطاسی چپانی لگی بغی پاپس فقیر کہ مایہ کی بقاضای نقل و تسویداتی لگی ہنوز نوبت نظرانی نہ آتی ہی سائل تمام کو نشو

دست بہت تا دور دست پہنچا ہر چند میں فی ان شعاہی ربط کو چپایا اور کو مضحکہ ایا ب سخن سی بچا اگرا یون افسانہ سیری انکی کا

دور دور پہنچا یا اور اصل یون ہی کہ جو یہ نظم تمام شون ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی چپانی ہی بہت سکی شتاقین کی محافظہ فوق میں شہر

ہو کارم خود کا ہی تہذیب شید خرم نہان کی ماندان رازی کرو سار و ہجرت شتاقین اور تہما ہی مخلصین کو ویکہا آخر جناب شیفی کمرے

عہد الاشفاق کثیر الاخلاق مولوی محمد یعقوب صاحب فی اسکو اپنی طبع میں چپایا اور اس سو دای کران ہر اکو شتاقین پران کیا خداوند

انکو خدای خیر عطا کری اور انکی دہن مید کو جو ہر مقصود دلی سی بہری دنیا میں لکھنا نام ہو عالم میں حرام ہو آسیدہ ہون کہ جب

غیر زمان خطا پوش و ناظرین عزیز پوش دیدہ متاکو اس یوسف مصر خوبی کی جمال سی منور و تاتین شایعہ یوسف فقیر کہ مایہ میں لکھ کرین اس

بصاعت رجاء کو رزکین اسو سہی کہ غایت اس سی کہ اظہار جہر قابلیت نہیں بخدا اسو اسکی اوریت نہیں کہین ہی وٹن کتھان ختم سیات

نما خوانین داخل ہون اور جب قیامت کو او سکی تمام شاکر کی جاتین میں ہی او سکی نام یعنی الونین جاتین چوتھو سہنا غوی کرانہ شہر

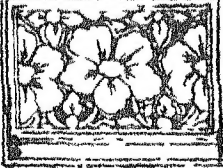
یہ شہر کہ شہیدم کر غمش ہی ہر شہر شہید ہوتا ہی خیر کیفیٹ میں گسی چہ کل شہر کہ در ملک یا لاش شہر ہر صلی اللہ علیہ و آلہ و

اطلاع بخدشت صاحبان مطابع

جو کہ کس ترین نے حقوق تالیف و تصنیف میں سائل کی مولوی محمد یعقوب صاحب بہتیم طبع افضل الطابع محمدی کو مبارکبادیں پیش کی ہیں  
 اسوہ طریقیہ القاسم ہی کہ کوئی صاحب انکی چھاپنی کا قصد اپنی طابع میں بدو ان اجازت و استرغای مولوی یحییٰ صاحب بن نفیس  
 جسقہ مطلوبہ بن مطبع موصوف ہی بی تامل و محاکمین اہل پیشہ اور تنجہ کی واسطی قیمت مناسب کی ہی اشاعت پر نظر کی ہی جانا چھو  
 القاسم مطبعہ جو کا تہذیب و ترقی کی فہمائش کی کاسامان جگہ بہر سرائے بلایع ماشد بس

کھشان کی کیفیت صفحہ قرطاس پر صاف نظر آتی ہے واقعی کام کیا کیا ہے کو زیر میں دریا کیا ہے روایات صحیحہ میں جو خبریں ہیں ایسی چیز کا چھپنا کیوں نہ محال ہو جو پیشمال ہو چند شعر جو سخن فہمون کی رو برو زبان پر آتی سبب زبان کشیں کہوں بہت پسند فرمائی زیادہ سنی کی مشتاق ہوئی بہت صراحت کی محبوب کلام بلاغت نظام پیش کیا عروس فہمون کا جلدہ دکھایا اور سبقت کا عجب حال تھا فارسی سامعین کو وجد کمال جب خاطر مشتاقوں کو تسکین دینی نقل طلب کی ایسے وقت میں مضطر کہ عالم کی محنت شاق تھی خاطر پریشان فرم مطالعہ کی مشتاق تھی اور تشویش میں نیا گستر کو حسرت بھرا خیال یا کہ اس نظم پہلی بہا کو سلک طبع میں منساک کی مشتاقان صبا کو دکھائی نہایت نیت نیت سی شائقین کی رو برو لائی یہ خاص عام ہرہ خوشی وہ دیکھنی کا خواہشمند ہو عاجز کی مراد برائی اس لیے ہی مکر وہاں نہ آیا اور آدیش گناہ سی پاک ہو جانے باز پر حسرت بیباک ہو جانے کہ زندگی چاروں کی ہی ایک دن فرما ہی اس دنیا پادار سی سفر کرنا ہی اللہم غفر واجرم وانت خیر الامین ثم وادس کا دغدغہ رہتا ہی ہزار طرکی سختی شامہ اعمال ہی انسان وقت نزع سہا ہی رغبت کا حال ظاہر ہوتا ہی اپنی حرکات سے باہر ہوتا ہی اور سدوم بحر افسوس کیا ہاتھ لگتا ہی حسرتک صدیر حسرت ہوتا ہی ہر چہ اس کی ذات غنی و کریم ہی اور صلیب سکاحیم ہی جسکی بندہ اور بہت میں یقین ہی کہ جب بحر حیرت جوش میں آجکا نہا کاروں کا نامہ اعمال دہو جائیگا ہر شغلی غمت کا بی میبفات خدا ہی اور سو غلط بشریت کا متقصا ہی مگر نظم ہی فی مثل فی مبتدائی ظن پر دستا و بلا کا حال ظاہر ہوتا ہر شخص حسن بندہ تھا تا وقت کہ تحسین کے کلام بانی کا لکھنا در جان سمجھ کر خانہ ولیدین جاہلی تہذیب جانی عروس زبان بھلائی کی آیت

مقبول کہیں جہان میں ایسا کلام ہو	جس میں نہ خائوس نہ کر رسول نام ہو	قابل درویشی کی پچھڑ کلام ہو	جس میں بیان جلیہ خیر الانام ہو
مقبول خلق تہذیبی و صواب کا	مدراج کا جہان میں ہی تہرام ہو	حیرت میں آئین کی سبب غم ہو	بہ مصطفیٰ کا یہ عالی مقام ہو
تذیل عشق کے کہیں پہنچتا ہے	نعت محمد میں یہ روشن کلام ہو	کو زبان ہی جو شاعری سوان ہو	بیتا سخنزد و نیند ہی تہرام ہو
ست جادوں کی جہان کی	نفس پلیدی کی توجہ سی اہم ہو	تقدیر میں جس نے ای کریم کے	حاصل ہدایت بیت بحر اہم ہو
یا رب بان بندہ ہی ذکر تیرے	نوکر رسول اپنی زبان پر دہرام ہو	قوشیا جمع نیکے نرسن جان	میدار میں عین کو بکارت ہو
مصلحت عدل ہو و شمشاد و جانا	ہر ایک کا شمار حال و حرام ہو	آئین جوار کی نامہ اعمال زمین	آگاہ نیک بدی اس کا نام ہو
زہنی کو عابد و نکو طاعت نغم	اور عاصیہ کا تہذیب و مقام ہو	دل خطر میں چشم خیال ہو	اندر کس سہانہ زبان پر کلام ہو
تب کی ہر جریر غلطی ہر تہذیب	اور دان و دل خست خیر الانام ہو	حاضر ہوں انیا بھی پیش حضور	حضرت کا جاکی عرس مقام ہو
پنچنی بان پاک سی مائیں حیرت	پنچشش امم کا زبان پر کلام ہو	حاصل ہو حکم سے شفاعت کا	عاصیہ کا اپنی تہذیب کا نام ہو
نست عین میں آئین کی سبب	اور سدوم بحر ایک کو کوثر کا جام ہو	حیرت میں آئین کی کھلے طالبان	حیرت کنا ہر کار کا جنت مقام ہو



تمام شد

بہر فضل اہل محمد

<p>۵۱ خنجرالقدسی تصنیف سیّدی صاحب مخلص</p>		<p>۵۱ انور آیین کی مخلص کی پیکر</p>	
<p>تصدیک کر تیری تعریف کا ہی کوئی</p>	<p>خلاق خالق فی زمین و سما کی کوئی</p>	<p>۵۲ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>سیدتی جیسی طیب سیدتی</p>
<p>ختم تجریر و خلق ہی بی طلبی</p>	<p>رجا سید مدنی العسیر</p>	<p>۵۳ دل جان باوندت کہ عجب خوش لغی</p>	<p>۵۳ دل جان باوندت کہ عجب خوش لغی</p>
<p>سیرتیں جہاں پہلو بہ کوئی آدم</p>	<p>دنک جی جن کو ایک کی سار عالم</p>	<p>۵۴ مسرت ہما نظر لکھو لکھ</p>	<p>۵۴ مسرت ہما نظر لکھو لکھ</p>
<p>باو انسان تیری کی ہی سہا ہی کم</p>	<p>سین بیدل کمال تو عجب حیرانم</p>	<p>۵۵ کسی تشبیہ و ان کی کلاں</p>	<p>۵۵ کسی تشبیہ و ان کی کلاں</p>
<p>۵۶ اشد اندر چہ حال ست بدین بوجہی</p>	<p>۵۶ اشد اندر چہ حال ست بدین بوجہی</p>	<p>۵۷ شہباز کلاں چہ لکھو لکھ</p>	<p>۵۷ شہباز کلاں چہ لکھو لکھ</p>
<p>چرخ دولابی کی دوی ہی پر بون</p>	<p>گردش دہری ہون حال بوجہی</p>	<p>۵۸ نوری حیرت لکھو لکھ</p>	<p>۵۸ نوری حیرت لکھو لکھ</p>
<p>۵۹ اسی تو ہی باقی باقی و مطلبی</p>	<p>۵۹ اسی تو ہی باقی باقی و مطلبی</p>	<p>۶۰ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۶۰ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>
<p>۶۱ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۶۱ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۶۲ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۶۲ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>
<p>۶۳ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۶۳ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۶۴ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۶۴ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>
<p>۶۵ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۶۵ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۶۶ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۶۶ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>
<p>۶۷ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۶۷ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۶۸ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۶۸ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>
<p>۶۹ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۶۹ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۷۰ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۷۰ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>
<p>۷۱ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۷۱ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۷۲ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۷۲ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>
<p>۷۳ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۷۳ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۷۴ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۷۴ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>
<p>۷۵ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۷۵ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۷۶ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۷۶ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>
<p>۷۷ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۷۷ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۷۸ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۷۸ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>
<p>۷۹ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۷۹ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۸۰ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۸۰ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>
<p>۸۱ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۸۱ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۸۲ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۸۲ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>
<p>۸۳ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۸۳ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۸۴ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۸۴ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>
<p>۸۵ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۸۵ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۸۶ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۸۶ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>
<p>۸۷ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۸۷ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۸۸ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۸۸ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>
<p>۸۹ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۸۹ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۹۰ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۹۰ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>
<p>۹۱ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۹۱ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۹۲ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۹۲ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>
<p>۹۳ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۹۳ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۹۴ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۹۴ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>
<p>۹۵ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۹۵ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۹۶ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۹۶ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>
<p>۹۷ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۹۷ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۹۸ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۹۸ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>
<p>۹۹ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۹۹ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۱۰۰ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۱۰۰ ایشیا آمدیش تو قدسی بی دران طلی</p>

